مجالسِ میلاد

مصنّف

شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت مناظر اعظم حضرت علاّمہ

الحاج حافظ و قاری مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خاں لکھنوی

علیہ الرحمتہ والرضوان

ناشر

عسکری اکیڈمی

آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر.

پیلی بھیت شریف یوپی – ۲۶۲۰۰۱

Scanned with CamScanner

ارشاد اھل الرشاد الی باب مجالس المیلاد

۱۳ ـــــ ھ ـــــ ۷۴

مجالسِ میلاد

مُصنّف

شیر بیشۂ سنت مظہر اعلحضرت مناظر اعظم حضرت

ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی

قُدّس سرّہ

حسبِ فرمائش

شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا محمد ادریس رضا خانصاحب قبلہ قادری

دامت فیوضہم المبارکہ

عسکری اکیڈمی آستانۂ عالیہ حشمتیہ

حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی) فون نمبر ۳۳۵۳۴ کوڈ نمبر ۰۵۸۸۲

قیمت ۔ ۱۵ روپے

Scanned with CamScanner

قربان اے دوشنبہ تجھ پر ہزار عید
وہ فضل تو نے پایا شب قدر و شب ولادت

پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیب صبح شب ولادت
(علامہ حسن بریلوی)

مجالس میلاد : ــــ مختصر تعارف

از ۔ محمد عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارہ نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا
(سرکار اعلیٰحضرت)

بحمد تبارک و تعالیٰ تقریباً دو درجن سے زائد کتب دینیہ نیٹ پر ڈالنے کے بعد اب "محفل میلاد و قیام" کے موضوع پر پیشوائے اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت، حضور شیر بیشہ اہلسنت محدث سرہ العزیز کی ایمان افروز اور روح پرور کتاب "مجالس میلاد" ملاحظہ کریں۔ وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں، ندویوں وغیرہم کا مانا ہوا سرغنہ مرتد ملا رشید احمد گنگوہی نے تحریر کیا ہے "کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مولود شریف کرنا، قیام تعظیمی کے لیے کھڑا ہونا بدعت اور شرک ہے اور نقل کنہیا کے جنم کے ہے (فتاویٰ رشیدیہ)"

اس طرح کے نجس و ناپاک عقائد و نظریات کی تردید فرماتے ہوئے مظہر اعلیٰحضرت نے شرح و بسط کے ساتھ نیز روشن اور قاہر دلائل سے مجلس میلاد و قیام کو مستحب و مستحسن ہونا ثابت کیا ہے۔ اور اس محفل پاک کے انوار و برکات سے خوش عقیدہ مسلمانوں کو روشناس فرماتے ہوئے اخیر میں فرقہائے باطلہ کے متعلق صاف صاف حکم شرعی تحریر فرما دیا ہے کہ "جب تک یہ افراد اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ سے توبہ صحیحہ شرعیہ کر کے سنی مسلمان نہ ہو جائیں اس وقت تک یہ لوگ میلاد شریف کریں یا نہ کریں، قیام دست بستہ بجا لائیں یا اس سے محروم رہیں، صلاۃ و سلام پڑھیں یا نہ پڑھیں، فاتحہ نذر و نیاز کو جائز مانیں یا نہ مانیں،

Scanned with CamScanner

صفحہ

یاں دین والو اٹھو تعظیم والو اٹھو
آیا تمہارا مولا صبح شب ولادت

اٹھو ملک اٹھے ہیں عرش و فلک اٹھے ہیں۔ سرکار جن ان کو سجدہ صبح شب ولادت
بانٹا ہے دو جہاں میں توشہ ضیاء کا بڑا — دے دے حسن کا صدقہ صبح شب ولادت

فاتحہ نذر و نیاز کا کھانا کھائیں یا نہ کھائیں ہر صورت حال میں بحکم شریعت مطہرہ کافر ہیں، مرتد ہیں، ملحد ہیں، زندیق ہیں اور معاذ اللہ بے توبہ مر گئے تو ہمیشہ کے مستحق عذاب الحریق ہیں — بحکم شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں پر ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، بیاہ شادی، رشتہ ناطہ حرام، ان کی اقتداء میں نماز حرام بلکہ ان کے عقائد کفریہ پر اطلاع کے بعد ہو تو مبطل اسلام، وہ راستے گلی میں مل جائیں تو ان کو سلام کرنا حرام، وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے کے لیے جانا حرام، وہ مر جائیں تو ان جنازے پر حاضر ہونا حرام، ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام، ان کو چندہ دینا حرام، ان کا ذبیحہ کھانا حرام، ان کے جلسوں میں جانا حرام، ان کی تقریر سننا حرام، عوام کو ان کی تحریر دیکھنا حرام ان کی موت و زندگی میں ان پر مرتدین کے جملہ احکام — والعیاذ باللہ" (فتاوی حشمتیہ صفحہ ۲۳۰)

اس دور کفر و الحاد میں ان احکام پر عمل کر کے مسلمان اپنا ایمان بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اور سرکار اعلیٰحضرت کے اس شعر کو پیش نظر رکھیں ——

قضا حق ہے مگر اس کا شوق کا اللہ والی ہے — جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

اس کتاب کو بھی منیٹ پر لا کر عالم اسلام میں پھیلانے کا کام برادر طریقت عرفان رضا بھائی قادری کا جو اس وقت اپنے وطن سے کافی دور لبنان میں ہیں وہاں سے یہ دینی خدمت انجام دے رہے ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ ان کی اس خالص دینی اشاعتی کاموں میں حصہ لینے والے جملہ اہل سنن کی کاوشوں کو قبول و مقبول فرمائے اور بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ان اور ہم سب کے مشکلات کو آسان تر فرمائے اور حق پر زندگی گزارتے ہوئے خاتمہ ایمان پر نصیب فرائے — آمین ثم آمین اور اس ماہ مبارک کے انوار و برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین
اب اخیر میں حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کے برادر اصغر علامہ حکیم ابو البرکات محمد نعیم الدین صاحب صدیقی قادری رضوی علیہ الرحمۃ کے چند اشعار ملاحظہ کریں ——

حشر کا دولہا ہادی عالم ہیں وہ نبی نور مجسم
از عیسیٰ تا حضرت آدم میرے نبی ہیں سب سے مقدم
دین کے ہیں وہ رہبر اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

رب نے انہیں محبوب بنایا عرش بریں پہ ان کو بلایا
اپنا جلوہ خاص دکھایا ان کو اپنا راز بتایا
رب کے ہیں وہ محبوب معظم
صلی اللہ علیہ وسلم

محفل ان کی کیوں نہ سجائیں عید ان کی ہم کیوں نہ منائیں
نعت ان کی ہم کیوں نہ سنائیں نعرہ ان کا کیوں نہ لگائیں
جبکہ ہیں آقا محسن عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے نعیم الدین پہ دیا ہے ان کی رحمت ان کی عطا ہے
مانگو مانگو ان کی صدا ہے عادت ان کی جود و سخا ہے
داتا ہیں وہ رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

پیشکردہ: — فقیر عبد الصمد قادری رضوی عفی عنہ — قادری منزل — رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار (انڈیا)

Mob: - 9764135477 6204351217

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۲ اپریل ۲۰۲۳ء جمعہ مبارکہ

Scanned with CamScanner

تقدیم

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

اس عالم رنگ و بو میں مختلف انواع و اقسام کے پھول کھلتے ہیں جو اپنے رنگ و خوشبو سے چمن کو زینت بھی دیتے ہیں اور اشرف المخلوق کیلئے فرحت و انبساط و سرور و دلبستگی کا سامان بھی چمن کی رعنائی و زیبائی پھولوں سے ہی ہے مگر وہ پھول جسکی خوشبو سے چمن ہی نہیں کوہ و دمن بھی مہکے اور خوبیٔ رنگ سے آفتاب گگن معلوم ہو۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

چمن رضا میں بھی زیبائی و شکیبائی کے صدہا پھول کھلے۔ جنہوں نے شریعت و طریقت، معرفت و حقیقت سے دنیائے اسلام کو منور و معطر فرمایا، ان کی خوشبوؤں سے جو معطر ہوا وہ راہ مستقیم پر چلتا رہا —— انھیں میں وہ پھول بھی کھلا جو زینت چمن بھی تھا اور صحرائے انسانی میں اُجڑے ہوئے اور جام عشق رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محروم دلوں کو شریعت و طریقت کے نکہت و انوار سے ضیا پاشی فرما کر گلشن و زہرہ زار بنا دیا، گمگشتگانِ راہ کو منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ جو قوم مسلم کا ہادی بھی دین حنیف کا محافظ بھی۔ وہ ایسے شاداب پھول ہیں جنکی رعنائی جمال سے چمن اسلام مہکتا رہا اور شکیبائی جلال سے دشمنان دین و گستاخان رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے چمن اسلام کی حفاظت بھی فرماتے رہے، کروڑوں کی آرزو اور قوم و ملت کی آبرو بن کر کھلے ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اُس گل صد رنگ کو جو رضا کے چمن میں کھلا دنیا نے مظہر اعلیحضرت، شیر بیشۂ اہلسنت امام المناظرین غیظ الوہابین، رہبر شریعت، مرشد طریقت امام الخطبا رئیس الفقہا مولانا الشاہ مفتی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی قدس سرہ النورانی کے نام سے جانا، پہچانا اور مانا۔

آپ کی پیدائش لکھنؤ کے ایک آفریدی النسل گھرانے میں ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء میں ہوئی ——

ابتدائی تعلیم لکھنؤ میں ہوئی۔ ۱۳۲۹ھ میں حفظ قرآن عظیم کی تکمیل فرمائی۔ تجوید و قرأت ۱۳۳۰ھ میں روایت حفص، ۱۳۳۲ھ میں قرأت سبعہ کی تکمیل فرمائی۔ درس نظامی کی ابتدا بھی لکھنؤ میں کی۔ ۱۳۳۵ھ میں بریلی شریف سرکار اعلیحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ منظر اسلام میں تعلیم کا آغاز فرمایا اور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے فیض حاصل کرتے رہے۔ ۱۳۳۸ھ میں لیسین خام سرائی سے پہلا مناظرہ کیا۔ فتح و کامرانی پر اعلیحضرت نے "ابوالفتح" اور "ولدِ مُرافق" کا خطاب عطا فرمایا۔ ۱۳۴۰ھ میں دستار فضیلت حاصل فرماکر منظر اسلام کے مدرّس ہوئے۔ ۱۳۴۲ھ میں شردھانند کی شُدھی تحریک کے خلاف اعلانِ صداقت اور اعلاء کلمۃ الحق فرمایا۔ آریاؤں کی اِس شُدھی تحریک کی رد میں حضرت شیر بیشۂ اہلِ سنّت کی تقریر بنام "تقریر منیر قلب" چھپ کر منظرِ عام پر آگئی ہے۔

حضور شیر بیشۂ اہلسنّت ایسی فخر زمن اور نادرِ روزگار ہستی کا نام ہے جو آخری سانس تک رُشد و ہدایت اور انوارِ ایمانی کے جلوے بکھیرتے رہے۔ جب منبرِ خطابت پر ایمان و عقیدے کی دولتِ گرانمایہ سے مالا مال فرماتے، عشقِ رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسّلام کے جامِ عرفاں سے سیراب فرماتے، محبتِ اولیاءِ کرام سے دلوں کو معمور فرماتے تو ایمان کے ڈاکوؤں کی نشاندہی فرماکر مومنین کے عقیدے کی حفاظت بھی فرماتے وہ زبان جو دشمنانِ دین کیلئے شمشیر برہنہ تھی جس سے شاتمانِ رسول کے نشیمن پر بجلیاں کوندتی تھیں وہی زبان اپنوں پر پیار و محبت کے پھول بھی برساتی ؎ دشمنوں پہ بن کے چمکا ذوالفقارِ حیدری

اور جب اپنوں میں پہنچا پیار کی شبنم ہُوا

حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت اپنے عزم و ارادے کے بنیانِ مرصوص اور کوہِ گراں تھے۔ امتحان گاہ کی وہ سنگلاخ زمینیں جہاں لوگوں کے قدم پھسل گئے۔ مگر آپ وہاں بھی نعرۂ حق بلند کرتے رہے۔ آپ کی پالیسی ایک تھی اور صرف ایک ؎ چھُٹ جائے اگر دولتِ کونین تو کیا غم

چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت جامع الصفّات ہونے میں خود اپنی مثال آپ تھے۔ مسند تدریس پر اپنے وقت کے ممتاز شیخ الحدیث، دار الافتاء میں فقیہ اعظم، منبرِ خطابت پر ساحر البیان مقرّر، تجوید و قرأت میں امامِ فن اور رئیس القراء، میدانِ مناظرہ میں مسلّم الثبوت امام، سجّادہ تصوّف پر ایک درویش کامل تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ شریعت و طریقت کے ایسے سنگم تھے جہاں پہنچکر ہر پیاسے نے اپنی پیاس بجھائی۔ آپ کی زندگی "درکفِ جامِ شریعت درکفِ سندانِ عشق"، کی آئینہ دار تھی ــــــ آپ ایسے مجاہد تھے کہ جہاد باللّسان

اور جہاد بالقلم میں یکسانگی اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ اپنوں کی مجلس اکرام ہو یا دشمنانِ دین کے نرغے میں پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ عشقِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو جامِ شیریں بیاں خطابت میں پلاتے۔ اسی جامِ عرفاں کی چاشنی تحریر میں عطا فرماتے۔ جب مرتدین زمانہ وہابی غیر مقلدین نے دولتِ دنیا کی لالچ دیکر بیان و تحریر میں نرم گوشہ اختیار کرنے کیلئے خریدنے کی کوشش کی تو وہ ایسے دیوانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے کہ روپیوں کی تھیلیوں کو ٹھوکروں سے بکھیر دیتے اور تصلّب فی الدّین کی شمع اتنی تیز ہو جاتی کہ اُن کے ناپاک منصوبے جل کر خاکستر ہو جاتے۔ لوگ پکار اُٹھتے ؎

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے ؛ کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ وار وار سے پار ہے

اور کیوں نہ ہو حضور شیر بیشۂ اہلسنّت نے اعلیحضرت مجدّد اعظم دین وملّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے آغوشِ علم میں پرورش پائی۔ اعلیحضرت نے اپنا فرزند روحانی کہا "ولد موافق"، فرمایا "ابوالفتح" کا خطاب عطا فرمایا۔ زبانِ قلم نے ان کے کمالات پر نظر کر کے مظہرِ اعلیحضرت لکھا اور فکرِ دقیق نے جب ابوالفتح کو دریافت کیا شیر بیشۂ اہلسنّت پایا۔

زیرِ نظر کتاب "ارشاد اہل الرشاد الیٰ باب مجالس المیلاد"، میلاد، سلام، قیام و فاتحہ مروجہ اور اسکے متعلقات پر مخالفین کے اعتراضات کا جواب معتبر و مستند دلائل و براہین کے حوالے سے حضور مظہرِ اعلیحضرت نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ عسکری اکیڈمی کی جانب سے دوسری پیشکش ہے۔ اسکی اشاعت میں مالی تعاون ناشر مسلکِ رضویت حامی سُنّت ماحی بدعت عالی وقار حکیم و ڈاکٹر محمد حسین صاحب حشمتی قادری خلیفہ حضور شیر بیشۂ اہلسنّت مہتمم دار العلوم اہلسنّت حشمت العلوم رامپور کٹرہ ضلع بارہ بنکی (یوپی) نے فرما کر اپنے مرشدِ برحق کی بارگاہِ کرم میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ مولائے کریم اپنے حبیب رؤف و رحیم جل و علیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل ڈاکٹر صاحب کو دنیا و آخرت کی بیشمار نعمتوں برکتوں فرحتوں سے مالا مال فرمائے دارین کی ترقیاں عطا فرمائے اور اعدائے دین مرتدین و حاسدین وہابیوں دیوبندیوں کے مکر و شر و کید سے ہمیشہ محفوظ و مامون فرمائے اور اپنے پیارے کے پیارے کی بارگاہ میں یہ نذرانۂ وفا قبول فرمائے آمین بجاہ حبیبہ النبی الامین الکریم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسّلام

محمد مظہر الحق حشمتی عسکری اکیڈمی

آستانۂ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۹۷ء روز ایمان افروز دوشنبہ مبارکہ

Scanned with CamScanner

اے سیدِ خیر الوریٰ اُٹھیے!

از: شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مفتی حشمت علی خاں عبید رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدد کا وقت ہے اے سید خیر الوریٰ اُٹھیے
ہوا اعدا کا نرغہ اے حبیب کبریا اُٹھیے

ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو
پریشاں حال امت ہے شہ ہر دو سرا اُٹھیے

لگایا آپ نے جس پودے کو دست مبارک سے
اسی کو کاٹتے ہیں اشقیا بہر خدا اُٹھیے

وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا
اُجاڑا جا رہا ہے اب تو اے ابر سخا اُٹھیے

تمہارے نام لیوا مشرکوں سے تنگ آئے ہیں
ستم کی تیغ سے کٹتا ہے بندوں کا گلا اُٹھیے

رسول ہاشمی اٹھیے خبر لیجیے غلاموں کی
مسلمانان عالم ہیں بلا میں مبتلا اُٹھیے

کہیں بھی اب مسلمانوں کو آسائش نہیں حاصل
غرض اسلام کی دنیا میں ہے محشر بپا اُٹھیے

بُتانِ ہند لوٹے لیتے ہیں ایماں کی دولت کو
حضور اب دن دہاڑے لٹ رہا ہے قافلہ اُٹھیے

حسینیوں پہ جمعیت یزیدی حملہ آور ہے!
مدد فرمائیے اے دافع کرب و بلا اُٹھیے

وہ دین پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں
مٹایا جا رہا ہے اے شہید کربلا اُٹھیے

مسلماں ہو گئے بے دست و پا مظلوم اور بےکس
مدد فرمائیے اے خالدِ سیف خدا اُٹھیے

وہی اسلام جس کو آپ نے تھا زندہ فرمایا
تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اُٹھیے

تمہیں ہو بادشاہ ہند رحمت ہو غریبوں پر
مرے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اُٹھیے

عبید خستہ کی فریاد سن لو قادری دولہا
خدا کے واسطے یا مرشدی احمد رضا اُٹھیے

گدائے نوری زفقیر قادری کی روداد سن لو مفتی اعظم
خدا مصطفیٰ کے واسطے یا سیدی مصطفیٰ رضا اُٹھیے

برائے مصطفیٰ یا آل رحمٰن مصطفیٰ اٹھیے
صلی اللہ تعالیٰ وسلم

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

استفتاء

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

(۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں۔ محفل میلاد مروجہ میں قیام تعظیمی فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور مستحب کی تعریف کیا ہے نیز اس کے کرنے سے کتنا ثواب اور نہ کرنے سے کتنا گناہ علاوہ اس کے قیام تعظیمی کے منکر یا تارک کو بے ایمان دشمن رسول غیر مقلد وہابی وغیرہ کہا جاسکتا ہے یا قابل ملامت وفضیحت، یا نا قابل امامت والفت ہے۔ مفصل جواب قرآن۔ حدیث وائمہ اربعہ خصوصاً فقہ حنفی کی معتبرہ ومتداولہ کتب مع حوالہ صفحہ وغیرہ مرحمت فرمایا جائے تاکہ مسائل کو عمل کرنے میں سہولت ہو۔

(۲) خدا تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید، یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں مولود مروجہ کرنے کا حکم دیا ہے اگر کوئی ایسا حکم ہے تو معہ سند وحوالہ کتاب وغیرہ کے تحریر فرمائیے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے جو پیغمبر اور انبیاء گذر چکے تھے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ وغیرہ

Scanned with CamScanner

ان انبیاء کی ولادت باعث مسرت ہے یا نہیں ؟۔

④ اگر ان انبیاء کی ولادت باعثِ مسرت ہے اور یقیناً ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم وصحابۂ کرام اس خوشی میں ان کی محفل مولود قائم کی تھی یا نہیں بالدلیل بتایا جائے۔

⑤ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے مجلس مولود اپنی زندگی میں قائم کرائی ؟ یا اپنے بعد صحابۂ کرام کو اس کے قائم کرنے کا حکم کیا ؟

⑥ صحابۂ کرام تابعین عظام ائمہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل میں سے کسی نے اس مجلس کا اہتمام کیا اگر نہیں کیا تو کیا ان کے خلاف چل کر اب اس بدعت کو جاری رکھنا درست ہو سکتا ہے۔ ؟

⑦ بدعت کسے کہتے ہیں ؟ بدعت کی تعریف اگر مجلس مولود پر صادق آ جائے تو پھر کیا مولود مروجہ کرنا چاہیئے ؟

⑧ مولود کو محبت رسول کا ذریعہ کہنے والے بتائیں کیا صحابۂ کرام اور امامانِ دین نعوذ باللہ محب رسول نہ تھے ؟ اگر محب رسول تھے تو انہوں نے مولود مروجہ قائم کر کے محبت کیوں نہ دکھائی ؟

⑨ اسی طرح مولود میں خیر و برکت سمجھنے والے جواب دیں کہ صحابۂ کرام کو خیر و برکت کی ضرورت نہ تھی ؟

⑩ ان میں سے کوئی بھی غریب نہ تھا پھر انہوں نے اپنی غربت دور کرنے خیر و برکت حاصل کرنے کے لئے یہ مجلس مولود کیوں نہیں رچائی ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اس مجلس کو بدعت سمجھ کر اس سے بچتے رہے ہوں

⑪ صحابۂ کرام و بزرگانِ دین ائمۂ اربعہ کا اس مجلس مولود سے گریز کرنے اور

Scanned with CamScanner

بچنے کی کیا وجہ ہے مدلل جواب دیا جائے۔
مجلس مولود میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر سمجھ کر قیام تعظیمی کیا جاتا ہے تو ثبوت کے ساتھ بتایا جائے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا نام سن کر کسی صحابی یا امام نے کبھی تعظیمی قیام کیا ہے۔
تاریخ ایجاد میلاد مروجہ و قیام تعظیمی تحریر فرمایا جائے اور یہ بھی واضح فرمایا جائے کہ اس کا موجد اوّل کون ہے نیز ائمہ اربعہ کے بعد رائج ہوا ہے یا قبل مفصّل اور مدلل تحریر فرمائیں۔
فاتحہ مروجہ (نذر و نیاز) یعنی مخصوص دن مقرر کر کے مثلاً ہر ماہ عربی کی پہلی جمعرات یا ربیع الثانی کی گیارہویں یا ______

۱۲ ربیع الاول ۲۲ رجب ۱۴ شعبان اور سامنے مختلف برتنوں میں کھانا یا شیرینی گلاس پانی، پان، چراغ، معہ چراغی پیسہ، لوبان، اگربتی، ہار، پھول وغیرہ رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ خوانی کرنا بعدہ متبرک سمجھ کر اغنیاء و احباب کو دینا اور خود معہ اہل و عیال کھانا غرضیکہ تاریخ تعین و خاص اہتمام مذکورہ سے ایصال ثواب کرنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اس کے کرانے سے کتنا ثواب اور نہ کرنے سے کتنا گناہ ہے۔
مفصل جواب قرآن و حدیث اقوال و افعال خلفاء راشدین و ائمہ اربعہ خصوصاً فقہ حنفی کی معتبرہ و متداولہ کتب سے مرحمت فرمایا جائے۔ فقط
المستفتی۔ خادم دین اللہ ابو المجتبیٰ محمد مصطفےٰ خان
محلہ گدرہوا بلرامپور ضلع گونڈہ (یوپی)

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکَرَّمَا

(۱) محفل میلاد اقدس میں قیام اگرچہ فی نفس ذاتہٖ مستحب ہے۔ جس کا مفصل بیان کتاب مستطاب "اذاقۃ الاثام لمانعی عمل المولد والقیام" اور اس کے حاشیہ مبارکہ "رشاقۃ الکلام" وفتوی مقدسہ "اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامہ" میں مدلل موجود ہے جس کا جی چاہے ان کتب منیرہ کی طرف رجوع لائے اور بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم مرض قلب سے شفا پائے لیکن آج کل مجلس میلاد شریف میں قیام سے انکار کرنا اس سے باز رہنا کفارِ وہابیہ ومرتدین دیوبندیہ کا شعار ہے جنہوں نے صاف بک دیا کہ کل علم غیب تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو حاصل نہیں اور جو بعض علم غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو بعطائے الٰہی حاصل ہے اس میں حضور کی کچھ تخصیص نہیں بلکہ ایسا علم غیب تو ہر ایک ایرے غیرے کو بلکہ ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ ہر ایک جانور ہر ایک چارپائے

کو بھی حاصل ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی صفہ ۸) شیطان و ملک الموت کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا تو نص یعنی آیت قرآنی اور حدیث نبوی سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے علم کا وسیع و زائد ہونا کسی نص یعنی کسی آیت کسی حدیث سے ثابت نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے علم کا وسیع ہونا نصوص قطعیہ کے خلاف ہے یعنی ایسی آیات قرآنیہ جن کے معنیٰ بلا شبہ روشن ہیں اور ایسی روشن حدیثیں جن کے ثبوت و معنیٰ میں کوئی شبہ نہیں اسی بات کو بیان فرمانے کے لئے فرمائی گئی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم وسیع نہیں تو عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان ملعون کے علم کو وسیع ماننے والا مومن مسلمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کو وسیع ماننے والا مشرک بے ایمان ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ (براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی صہ ۵۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وصف خاتم النبیین جو قرآن عظیم میں فرمایا گیا ہے اس کے یہ معنیٰ مراد لینا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا زمانۂ اقدس تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے زمانہ بعثت کے بعد ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنیٰ غلط ہیں۔ والعیاذ باللہ۔ (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صہ ۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بھی کسی اور نبی کا پیدا ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (تحذیر الناس صفہ ۱۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی جدید نبیوں نئے پیغمبروں کے پیدا ہونے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے

Scanned with CamScanner

خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں پڑ سکتا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (تحذیر الناس ص ۲) چالیس سال کی عمر شریف تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تہذیب اخلاق سے بالکل بے خبر تھے! ایمان سے قطعاً ناواقف تھے تمام شرعی و اخلاقی خوبیوں سے یکسر غافل تھے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (مختصر سیرت نبویہ عبد الشکور کاکوروی ص ۲۲) وقوعِ کذب کے معنیٰ درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹ بول چکا، خدا جھوٹ بولتا ہے۔ خدا جھوٹ بولے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (فوٹوے فتوائے رشید احمد گنگوہی) جھوٹ بولنا ظلم کرنا ہر قسم کی تمام بیحیائیوں میں مبتلا ہونا اللہ تعالیٰ کے کچھ برا نہیں۔ جھوٹ بولنے سے ظلم کرنے سے ہر قسم کی ہر ایک برائی میں مبتلا ہونے سے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس میں کوئی عیب کوئی نقصان نہیں آسکتا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (جہد المقل محمود حسن دیوبندی حصہ اول ص ۷۷) خدا چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے، ظلم ڈھا سکتا ہے، جاہل ہو سکتا ہے، جتنے اچھے برے گندے گھنونے کام بندے کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا بھی کر سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (تذکرۃ الخلیل عاشق الٰہی میرٹھی ص ۸۶) مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و ہند و سندھ و دکن و کوکن و گجرات و کاٹھیاواڑ و پنجاب و بنگال و مدراس کے مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اجماعی اتفاقی فتاوائے شرعیہ صادر فرمائے کہ ایسے اقوال کفریہ کے لکھنے والے ایسے کافر مرتد ملحد زندیق منافق ہیں کہ جو شخص ان کے ان اقوال پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کو کافر کہنے سے زبان روکے یا انکے کافر ہونے میں شک رکھے وہ بھی بحکم شریعت مطہرہ کافر مرتد ملحد زندیق منافق ہے (کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف و کتاب کامل النصاب (الصوارم الھندیہ) اور کفار و مشرکین و مرتدین کے شعار کو اختیار کرنا شرعاً حرام ہے۔

Scanned with CamScanner

ان کے شعار سے پرہیز کرنا واجب شرعی ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو شخص کسی قوم کے ساتھ تشبہ کرے تو وہ انھیں میں سے ہے۔ لہٰذا محفل میلاد مبارک میں قیام تعظیمی صلاۃ وسلام سنی مسلمانوں پر شرعاً واجب ولازم وضروری ہے اور بیشک اس قیام تعظیمی کے منکرین اپنے چونتیس عقائد کفریہ مذکورہ ملعونہ کے سبب بحکم شریعت مطہرہ کفار مرتدین ملحدین زندیقین منافقین اور بیشک وہ اپنے اقوال کفریہ مذکورہ کی وجہ سے اللہ تبارک تعالیٰ کے دشمن اس کے محبوب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن وہابی دیوبندی ہیں یا وہابی غیر مقلد ہیں یا وہابی نجدی ہیں ان کے افعال کفریہ واعمال خبیثہ پر ان کو ملامت کرنا ان کو فضیحت کرنا ان کی اقتدار سے پرہیز کرنا اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رضا کے لئے ایسے لوگوں سے نفرت وجدائی رکھنا شرعاً فرض ہے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین وفتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین) آیات منیفہ واحادیث شریفہ وارشادات ائمہ اسلام وعبارات فقہائے حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنبلیہ انھیں کتب مبارکہ میں ملاحظہ ہوں واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

محفل میلاد مقدس کا ثبوت آیات قرآن عظیم سے بھی ہے نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم سے بھی ہے (ملاحظہ ہو مبارک کتاب انوار آفتاب صداقت) مگر قرآن عظیم وحدیث کریم میں کسی چیز کا حکم نہ دینے سے اس کا ناجائز ہونا شرعاً ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ قرآن شریف یا حدیث منیف میں کسی چیز سے منع فرمانا ضرور اس

کے ناجائز ہونے کا شرعی ثبوت ہے۔ لیکن کوئی دیوبندی کوئی غیر مقلد کوئی
نجدی ہرگز ہرگز کوئی آیتِ کریمہ کوئی حدیث شریف ایسی نہیں پیش کرسکتا
جس میں محفل میلاد شریف سے مسلمانوں کو منع فرمایا، وہابی جو محفل میلاد
کریم کو ناجائز حرام کراتا ہے اپنے جی سے نئی شریعت گڑھتا ہے۔ اللہ ورسول
جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ وعلیٰ آلہ وسلم پر افترا جڑتا ہے۔ واللہ ورسولہ
اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

حضور اقدس سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وعلیٰ آلہ
وسلم کی بعثت مقدسہ کے بعد سے قیامت تک جملہ مسلمانوں پر شریعت
محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ کے احکام کا اتباع ضروری ہے
جس کا حکم شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ سے معلوم ہو چکا
اس کا حکم اگلی شریعتوں سے یا اس کے متعلق اگلی امتوں کا معاملہ معلوم
کرنا شرعاً ہرگز ضروری نہیں ہے جب شریعت مطہرہ کے اصول اربعہ کتاب
الٰہی وسنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واجماع امت
مرحومہ وقیاس مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے محفل میلاد شریف سے
منع نہیں فرمایا تو شریعتِ مطہرہ سے اس کا جائز ہونا ثابت ہو گیا۔
اب ہم کو یہ معلوم کرنے کی شرعاً ہرگز ضرورت نہیں کہ اگلے انبیاء علیہم
الصلاۃ والسلام کے امتیوں نے اپنے نبیوں کی محفل میلاد شریف کی
تھی یا نہیں۔ البتہ یہ ضرور ثابت ہے کہ تمام انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ
والسلام اپنے اپنے مبارک زمانوں میں اپنے اوپر ایمان لانے والوں
کو جلسوں اور محفلوں میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

Scanned with CamScanner

کا میلاد اقدس برابر سناتے رہے ملاحظہ ہو کتاب مبارک الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) ہر نبی ہر رسول کی ولادت یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَاءَ[1] یعنی یاد کرو اللہ کی نعمت کو تم میں اس نے انبیاء پیدا کئے اور اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ[2] یعنی اور اللہ کی جو نعمت تم پر ہے ذکر کرو کہ اس نے تم پر کتاب وحکمت نازل فرمائی اللہ تم کو اس کی نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد اقدس اللہ تبارک وتعالیٰ کی تمام نعمتوں کی اصل اور ان کا سبب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی اس کے بندوں پر بیشمار نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا[3] یعنی اور اگر اللہ کی نعمتوں کو گنو گے تو ان کا شمار بھی نہیں کر سکو گے اور اللہ کی نعمتوں کا چرچا کرنا حکم قرآنی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[4] یعنی اور اے قرآن پر ایمان لانے والے اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کر، تمام انبیاء ورسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے مبارک نام ہی جب مسلمانوں کو معلوم نہیں تو ان سب کی ولادت کا ذکر کرنا یقیناً مسلمانوں کی طاقت سے باہر ہے اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شمار ہی جب نہیں ہو سکتا تو اس کی جملہ

---

[1] سورۂ مائدہ آیت ۲۰۔ [2] سورۂ بقرہ آیت ۲۳۱۔ [3] سورۂ النحل آیت ۱۸۔ [4] سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱

نعمتوں کا چرچا کرنا مسلمانوں کی قدرت میں ہرگز نہیں لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے میلاد اقدس کا تذکرہ کرنا اللہ تعالیٰ کی جمیع نعمتوں کا چرچا کرنا۔ اور تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کا میلاد شریف بیان کرنا ہے۔ ولنعم ما قال العارف الرومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

نام احمد نام جملہ انبیا است
چونکہ صد آمد نود ہم پیش ما ست

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جلسوں میں اپنا میلاد پاک بیان فرماتے رہے اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان محفلوں میں آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد شریف سنتے رہے (ملاحظہ ہو کتاب مبارک الدر المنظم فی مولد النبی المعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) واللہ ورسولہ اعظم جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تواضعًا وشفقۃً بہم اس کا حکم نہیں دیا لیکن اللہ عزوجل نے وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ [۱] فرما کر قیامت تک کے آنے والے مسلمانوں کو ان کے جلسوں ان کی محفلوں میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے میلاد اقدس کے چرچا کرنے کا ضرور حکم دیا واللہ ورسولہ اعلم واجل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صحابۂ کرام واہل بیت عظام وتابعین ذوی الاحترام وتبع تابعین۔

۱۔ سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱

Scanned with CamScanner

عالیمقام ومجتہدین اعلام ومحدثین اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حکم الٰہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ٥ کی تعمیل کرتے ہوئے ہر قرن ھر زمانے ہیں مسلمانوں کے جلسوں مومنین کی محفلوں میں برابر نہایت اہتمام واحترام کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد اقدس سناتے رہے ورنہ آج اہل اسلام کو میلاد اقدس خیر المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے واقعات مبارکہ ہرگز معلوم ہی نہیں ہوتے وہابی اس سے بھی قصداً اندھا بن گیا کہ خلاف کرنے کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا وہ کیا جائے بلکہ مخالفت کے معنیٰ صرف یہ ہیں کہ جس کام سے انھوں نے تحریماً منع فرمایا ہو اس کو کیا جائے۔

ورنہ سینکڑوں دینی ہزاروں دنیاوی کام وہ ہیں جن کا حکم نہ قرآن عظیم نے دیا نہ حدیث شریف نے نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یا تابعین فخام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے یا ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کو کیا نہ اُن کا حکم دیا پھر بھی تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ مقلدین ونجدیہ ان میں مبتلا ہیں نہ ان کو بدعت بتاتے ہیں نہ ان کو حرام وناجائز ٹھہراتے ہیں ظالموں نے اپنے حسد وبغض کو اپنا دین بنالیا اپنی خواہش نفس کو اپنا............ٹھہرالیا

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ٥ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

بدعتِ سیئہ کی تعریف محفل میلاد شریف پر ہرگز ہرگز ہرگز صادق نہیں آسکتی اور بدعتِ حسنہ واجب بھی ہوتی ہے مؤکدہ بھی ہوتی ہے

عہ سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱

مُستحبّہ بھی ہوتی ہے۔ مباحہ بھی ہوتی ہے۔ بدعتِ حسنہ شرعاً ہرگز ہرگز ہرگز ناجائز نہیں ہوتی بلکہ اس کے حقوق کی رعایت کے ساتھ جو رضائے الٰہی کیلئے اس کا التزام واہتمام کیا جائے وہ رضائے الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ ہے واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

(۸و۹و۱۰و۱۱) محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ محب اپنے محبوب کا کثرت کے ساتھ ذکر کرے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ اور بیشک محفل میلاد شریف بھی تکثیر ذکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک بہترین صورت ہے اور بیشک جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلامان خاص وبندگانِ با اختصاص حضرات اولیائ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر نزولِ رحمت الٰہی کا باعث ہے عند ذکر الصَّالِحِيْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ پھر محفل میلاد شریف تو تمام اولیاء کرام کے آقا اور داتا جملہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سرور ومولیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اقدس کی پاک مبارک محفل ہے۔ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت ہے۔ اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہے۔ ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ۔ پھر جلسہ میلاد اقدس جو خود حضور سید الانبیاء والمرسلین محبوب ربُّ العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر مبارک کا مجمع ہے یہ اللہ عزوجل کی کیسی بڑی عبادت اور گناہوں کا کیسا زبردست کفارہ ہوگا۔ کتاب الدر المنظم وکتاب انوار آفتاب صداقت ملاحظہ

ہو کہ حضرات صحابۂ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم حسب موقع برابر مسلمانوں کے جلسوں مجمعوں میں حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد اقدس ادب واحترام اجلال واہتمام کے ساتھ برابر فرماتے رہے اور بفضلہ تعالیٰ اپنے آپ کو اور مسلمانوں کو مورِدِ رحمتِ الٰہی و مَہبطِ برکتِ نامتناہی بناتے رہے۔ اور اگر بالفرض وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ونجدیہ کی ہم مان بھی لیں کہ یہ مجلس ملائک مائنس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وصحابۂ کرام و اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاک مبارک زمانوں میں نہ تھی تو اولاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وصحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کسی فعل کو نہ کرنا یا ان مقدس زمانوں میں کسی کام کا نہ ہونا اس کے مکروہ وناجائز ہونے کی ہرگز دلیل نہیں، کہ ترک کی وجہ صرف کراہت وناجوازی ہی نہیں ہوتی اس کے سوا اور وجوہ سے بھی کسی کام کو ترک کیا جاتا ہے۔ البتہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وصحابہ واہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا کسی فعل سے پرہیز فرمانا اور قصداً اس سے باز رہنا اس کی کراہت پر دلالت کرتا ہے بشرطیکہ کسی اصل شرعی سے اس امر کی خوبی واجازت بھی ثابت نہ ہوتی ہو اور اس کام سے باز رہنے کی کوئی اور وجہ بھی واقع میں موجود نہ ہو اور رخصت شرعیہ پر عمل فرمانے اور جواز کی تعلیم دینے اور حقوق نفسی کی رعایت اور حقوقِ خلق کی مراعات فرمانے اور نشاط فی العبادۃ

Scanned with CamScanner

حاصل کرنے کا بھی احتمال نہ ہو اور یہ احتمال بھی نہ ہو کہ اس وقت
اس کام کو ان صحابہ یا اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کسی مہتم
بالشان امر دینی میں مخل سمجھا یا جواز و استحسان کی کسی اصل شرعی
کی طرف اُس وقت ان کی توجہ نہ ہوئی تو اس کو زائد از کار سمجھ کر
ترک فرمایا یا اس وقت اس فعل کی ضرورت یا اس کی بھلائی خیال
میں نہ آئی یا اس وقت اس کام کی فرصت نہ تھی اس سے بہتر و اہم
کام میں مشغول تھے یا آسانی و تسہیل پر نظر فرمائی کہ جو لوگ نئے نئے
مشرف باسلام ہوئے ہیں اس فعل کو واجب و فرض نہ سمجھ لیں
اور امت کو دشواری میں نہ ڈال دیں یا تحفظ دین و ایمان کو
ملحوظ رکھا کہ نو عہدان اسلام کسی چیز کی تعظیم میں حد سے تجاوز کر کے
حد پرستش تک نہ پہنچا دیں اور زمانۂ کفر سے قریب ہونے کے
سبب پھر اُسی عقیدے کی طرف پھر نہ جائیں تو وہابیہ کا ان چودہ[۱۴]
امور کی تحقیق و تفتیش سے گریز کر کے صرف یہ بکواس کرنا کہ فلاں
کام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و صحابہ و اہلبیت
رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں کیا لہٰذا بدعت و حرام و ناجائز ہے۔
یہ شریعت مطہرہ پر خبیث افترا اور خود اپنے جی سے نئی شریعت
گڑھنے پر بئیس اجترا ہے ثانیاً اَصلِ کُلّی یہ ہے کہ جو امر بعینہٖ
زمان نبوت بلکہ عصر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ زمانۂ تابعین
رحمہم اللہ تعالیٰ میں بھی نہ پایا گیا اگر شرعاً اچھا سمجھا جائے تو مستحسن
اور بدعتِ حسنہ ہے پھر اگر قواعد شرعیہ سے اس کی ضرورت معلوم

Scanned with CamScanner

ہوتی ہو تو وہ بدعت حسنہ شرعاً واجب ہوگی۔ جیسے عجمیوں کے حق میں صرف و نحو کا سیکھنا کہ قرآن وحدیث کا بغیر اس کے سمجھنا اور صحیح پڑھنا دشوار۔ اور قرآن عظیم میں زبر زیر پیش جزم تشدید نقطے لگانا اگرچہ یہ حجاج بن یوسف ظالم کی ایجاد ہے کہ جو شخص عالم بھی نہ ہو حافظ بھی نہ ہو وہ ہزار جگہ قرآن شریف پڑھنے میں غلطیاں کرے گا۔ اور صحیح بخاری شریف و صحیح مسلم شریف و جامع ترمذی شریف و سنن ابوداؤد و ابن ماجہ شریف و سنن نسائی شریف وغیرہا کتب حدیث تصنیف کرنا اور مسائل فقہ مدون کرنا کہ حضرات علمائے اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کتابیں تصنیف نہ فرماتے تو یہ علوم عالم سے مٹ جاتے۔ اور کتب فقہ کا پڑھنا کہ واجب کفایہ ہے اور ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمٰن بن ثابت کوفی و امام مطلبی محمد بن ادریس شافعی و امام دار الہجرۃ مالک بن انس و عَلَمُ السُّنَّۃِ امام احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقلید کرنا کہ جو اس زمانے میں ان کی پیروی نہ کرے گا عبادات و معاملات میں اپنی رائے کو دخل دے کر بہکتا پھرے گا۔ اور حضرات مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تقریر و تخریج اصول میں غور و خوض کرنا اور اس سے ایک مستقل علم پیدا کرنا اور اس کی بنا پر فروع و حوادث کے احکام شرعیہ استنباط کرنا کہ اگر حضرات ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسا نہ فرماتے تو عوام مسلمین کے عبادات و معاملات سب خراب ہو جاتے اور دین و مذہب حق کے مخالفوں سے مناظرہ و مباحثہ کرنا اور علم کلام کو مدوّن فرمانا کہ علمائے حق اگر بدمذہبوں کا جواب نہ دیں اور علمائے اسلام اگر پادریوں آریوں بددینوں کے رد میں تصنیفیں نہ کریں تو لاکھوں آدمی گمراہ ہو جائیں۔ دیکھو قرآن عظیم میں اعراب لکھنا عہد نبوت میں نہ تھا باقی تمام امور قرن صحابہ میں تابعین رضی اللہ

تعالیٰ عنہم میں بھی رائج و معمول نہ تھے باوجود اس کے یہ سب امور بالاتفاق
واجب ٹھہرے سوا بدمذہبوں لامذہبوں بددینوں بے دینوں سے مناظرہ
کرنے اور ان کے رد میں تصنیف فرمانے کے حضرات ائمہ متاخرین رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کا مسلک یہی ہے کہ یہ بھی شرعاً واجب اور اس زمانے میں اسی
قول پر اعتماد اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور اگر بدعت اصول و قواعد شرعیہ کی رو سے
اچھی سمجھی جائے اور مقصود شرع سے موافق اور دینی مصلحت پر مشتمل ہو مگر ضرورت
کو نہ پہنچی ہو تو وہ بدعت مستحبّہ ہے جیسے سرائیں مسافر خانے پل سڑکیں اذان کے
واسطے منارے طلبہ علم دین کے لئے مدرسے طالبان خدا کے لئے خانقاہیں بنانا
راستوں پر پانی یا دودھ شربت کی سبیل لگانا تصوف کے دقیق مسائل میں
کلام کرنا جو علوم کچھ مفید ہوں ان کو حاصل کرنا دوسروں کو سکھانا مسائل پر مباحثے
کیلئے مجلس منعقد کرنا ہمیشہ یا اکثر بعد جمعہ وعظ کہنا اور سننا لوگوں کو مجلس وعظ
میں جمع کرنا اخلاق و حساب وغیرہ نافع علوم میں تصنیف کرنا ان کو رواج دینا
دینی کتابوں کو بابوں اور فصلوں پر منقسم کر کے لکھنا اور ان کو مرتب و مہذب
کرنا خطبۂ جمعہ و عیدین میں حضرات خلفائے راشدین و اہل بیت طاہرین و عمین
مکرمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر شریف پڑھنا صبح جمعہ کے دن تیسری اذان کہنا
جو سنتوں سے پہلے کہی جاتی ہے نماز تراویح کی جماعت کا التزام و اہتمام کرنا
قرآن عظیم میں سرخی سے علامتیں لکھنا طریقہ تہجد و مجاہدات و اشغال میں نئی
باتیں جو اکابر صوفیہ خصوصاً طریقۂ نقشبندیہ بلکہ مجددیہ میں رائج و معمول
ہیں کہ وہابیہ ہندیہ نقشبندی مجددی کہلاتے ہیں اور ان کے سوا بہت
کام کہ عصر رسالت بلکہ عہد صحابہ بلکہ زمانۂ تابعین میں بھی اس ہیئت و

وطریقۂ ملتزمہ کے ساتھ ہرگز شائع نہ تھے اور خود یہ وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین
ونجدیہ بھی ان کے حُسن ان کی خوبی میں دم نہیں مار سکتے اہل حق کا اپنے آپ کو
اہل سنت وجماعت کہنا اور کلمہ پڑھنے والے اور مسلمان کہلانے والے
بدمذہبوں گمراہوں کا نام اہل بدعت واہل اہوا مقرر کرنا بھی بدعت حسنہ کی اسی
قسم میں سے ہے اور جس بدعت میں نہ کچھ دینی فائدہ نہ مضرت ہو نہ کسی اصل شرعی
سے اس کی خوبی یا برائی ثابت ہو وہ مباح وجائز ہے اور جائز بدعت میں دینی
نقصان ہو اگر قواعد شرعیہ اس کے حرام ہونے کو مقتضی ہوں تو وہ بدعتِ سَیِّئَہ
حرام ہوگی اور اگر قواعد شریعت سے ان کا مکروہ ہونا ثابت ہو تو وہ بدعت سَیِّئَہ
مکروہ ہوگی اس بیان میں بدعات حَسَنَہ واجبہ وبدعات حسنہ مستحبہ کی صرف
وہی مثالیں لکھی گئی ہیں جن کو وہابیہ دیوبندیہ ووہابیہ نجدیہ بھی بدعت
مانتے ہوئے واجب یا مستحب جانتے ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں فَالْمَنَارَۃُ عَوْنٌ لِاِعْلَامِ وَقْتِ الصَّلَاۃِ
وَتَصْنِیْفُ الْکُتُبِ عَوْنٌ لِلتَّعْلِیْمِ وَالتَّبْلِیْغِ وَنَظْمُ الدَّلَائِلِ لِرَدِّ
شُبَہِ الْمَلَاحِدَۃِ وَالْفِرَقِ الضَّالَّۃِ نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَذَبٌّ
عَنِ الدِّیْنِ وَکُلُّ ذَالِکَ مَاذُوْنٌ فِیْہِ بَلْ مَامُوْرٌ بِہٖ یعنی منارہ
نماز کے وقت کی خبر دینے کی مدد ہے اور کتابیں تصنیف کرنا تعلیم وتبلیغ کی
مدد ہے اور بے دینوں اور گمراہ فرقوں کے شبہوں کو رد کرنے کے لئے دلائل
قائم کرنا نہی عن المنکر یعنی بری باتوں سے روکنا اور دین اسلام سے دشمنان
اسلام کے حملوں کو دفع کرنا ہے اور ان سب باتوں کی شریعت سے اجازت
ہے بلکہ شریعت مطہرہ کی طرف سے ان سب باتوں کے کرنے کا حکم ہے۔

ہمارے اس بیان سے روشن ومبرہن ہوگیا کہ سوال میں وہابی کی ساری بکواس محض خباثت وضلالت اور وسوسۃ الخناس ہے و للہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

ثالثاً:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر مسلمان کا ایمان ہے اور اس کی خوبی قرآن عظیم سے مطلقاً ثابت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ[1] یعنی بیشک (اے محبوب) ہم نے تجھ کو حاضر وناظر اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تاکہ (اے لوگو) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝[2] یعنی اور جو شخص اللہ کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ بیشک دلوں کی پرہیزگاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ[3] یعنی اور جو شخص اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے حضور بہت بہتر ہے اور شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے شعار اعظم اور اس کی حرمت عظمیٰ ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم جس طریقے سے بھی کی جائے گی حسن ومحمود ہی رہے گی اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت ہی رہے گی اور خاص خاص طریقے کی برائی بالتخصیص شریعت مطہرہ سے ثابت ہوجائے گی تو وہ خاص طریقہ

---

[1] سورۃ الفتح آیت ۸-۹ [2] سورۃ الحج آیت ۳۲ [3] سورۃ الحج آیت ۳۰

بیشک ناجائز و ممنوع ہوگا جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ یا جانور کو ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نام پاک لے کر ذبح کرنا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مطلق فرمایا فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۝[1] یعنی تم سے جو ہو سکے قرآن پڑھو اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے مطلق فرمایا۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ یعنی تم سے جس قدر ہو سکے قرآن پڑھو۔ کوئی قید کوئی تخصیص کوئی شرط نہ فرمائی تو اب مسلمان جس جگہ جس حالت میں قرآن پاک پڑھے گا حسن ومحمود ہی رہے گا حکم الٰہی کی بجا آوری ہی رہے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت ہی رہے گا اور وہ فرض تلاوت ہی کو ادا کرنے والا ٹھہرے گا اور اسے فرض کا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر کسی خاص طریقے کی برائی بالتخصیص شرع مطہرہ سے ثابت ہو جائے گی تو تلاوت قرآن کا وہ خاص طریقہ بیشک ممنوع و ناجائز ہوگا جیسے معاذ اللہ بیت الخلاء میں یا حالت جنابت میں یا نماز کے رکوع وسجود وقعود میں یا عِنْدَ الْاَحْنَافْ مقتدی کا تلاوت قرآن کرنا ہمارے اس بیان سے روشن ہو گیا کہ یہ قیام جو وقت ذکر ولادت مقدسہ مسلمانانِ اہلسنت محض بنظر تعظیم واکرام حضور سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بجالاتے ہیں بیشک شرعاً حسن ومحمود ہے بیشک یہ بھی حکم الٰہی وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی بجا آوری ہے بیشک یہ بھی اللہ عزوجل کی عبادت ہے بیشک اس قیام تعظیمی کو بجالانے والا مسلمان فرض تعظیم رسول علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کو ادا کرنے والا ہے اور بیشک بفضل اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اس کو

---

[1] سورۃ المزمل علیہ السلام۔ آیت ۲۰

فرض ہی کا ثواب ملے گا اسی طرح ذکر الٰہی کی خوبی شریعت مطہرہ سے مطلقاً ثابت
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا[1]
یعنی اے ایمان والو اللہ کو یاد کرو بہت یاد کرنا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بلکہ تمام انبیاء اللہ علیہم الصلاۃ والسلام کی بلکہ تمام اولیاء اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یاد عین خدا کی یاد ہے کہ ان کی یاد ہے تو اسی لئے کہ وہ اللہ کے
نبی ہیں یہ اللہ کے ولی ہیں۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یاد ان
مجالس مبارکہ ومحافل مقدسہ میں یونہی تو ہوتی ہے کہ اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ نے یہ
مراتب بخشے یہ کمالات عطا فرمائے اب چاہے اسے نعت سمجھ لو یعنی ہمارے آقا و مولیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایسے ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسے ایسے
درجے دیئے یہ کلام آیہ کریمہ وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ[2] کے قبیل سے
ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے ان رسولوں میں کسی کو درجوں بلندی
بخشی چاہے اسے حمد سمجھ لو یعنی ہمارا خالق ومالک جلّ جلالہ ایسا ہے جس نے اپنے
محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ رتبے بخشے۔ اس وقت یہ کلام آیہ کریمہ
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا
اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ[3] وآیہ کریمہ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ
بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی
بِاللّٰہِ شَھِیْدًا[4] کے طور پر ہو جائے گا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے پاک ہے وہ
جو لے گیا اپنے بندے کو عظمت والی تھوڑی سی رات میں حرمت والی مسجد سے

---

[1] سورۃ الاحزاب آیت ۴۱ [2] سورۃ البقرۃ آیت ۲۵۳ [3] سورۃ الاسریٰ آیت ۱
[4] سورۃ الفتح آیت ۲۸

انتہائی کنارے والی سجدے کی جگہ تک جس کے گرد ہم نے برکت فرمادی ہیں اس
لئے کہ ہم اپنے بندے کو اپنی نشانیاں دکھائیں بیشک وہ بندہ سننے والا دیکھنے
والا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو
ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا اس لئے کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے
اور اللہ کافی گواہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم سے فرماتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝[۱] یعنی اور ہم نے تمہارے لئے ذکر
کو بلند فرمایا امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف میں اس
آیت کریمہ کی تفسیر حضرت سیدی ابن عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں نقل فرماتے
ہیں۔ جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِي فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي یعنی اللہ
تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے فرماتا ہے میں نے تمہیں
اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا تو جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا **خلاصہ یہ**
کہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کر سکتا کہ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کی یاد بعینہٖ خدا کی یاد ہے تو جس جس طریقے سے ان کی یاد کی جائے
گی حسن ومحمود ہی رہے گی حکم الٰہی اُذْكُرُوا اللّٰهَ کی بجا آوری ہی رہے گی اللہ تبارک
وتعالیٰ کی عبادت ہی رہے گی۔ ہمارے اس بیان سے روشن ہو گیا کہ مجلس میلاد
مبارک بھی بیشک شرعاً حسن ومحمود ہے حکم قرآنی کی بجا آوری ہے اللہ عزوجل ہی
کی عبادت ہے اس کو کرنے والا مسلمان فرض ذکر الٰہی کو ہی ادا کرنے والا ہے
اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرض ہی کے ثواب کا مستحق ہے۔ ہم اوپر آیت کریمہ
تلاوت کر چکے ہیں وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝[۲] یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

---

[۱] سورۃ الشرح آیت ۴ [۲] سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱

اے قرآن پر ایمان لانے والے اپنے رب کی نعمت خوب بیان کر و اپنے رب کی نعمت کا چرچا کر۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ولادت مبارکہ تمام نعمتوں کی اصل ہے۔ تو اس کے خوب بیان کرنے چرچا کرنے کا قرآن عظیم کی نص قطعی سے ہم کو حکم ہوا اور خوب بیان اور چرچا مجمع میں بخوبی ہوگا تو ضرور ہ چاہئیے کہ جس قدر ہو سکے لوگ جمع کیئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے وقت و روز و تاریخ و مقام کی تعین اور تداعی و اہتمام صرف اسی لئے ہے کہ مجمع بخوبی ہو بس اسی کا نام مجلس میلاد اقدس ہے ہمارے اس بیان سے روشن ہو گیا کہ مجلس میلاد پاک بیشک شرعاً حسن و محمود ہے حکم خداوندی کی بجاآوری ہے اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ ہی کی عبادت ہے اس کا کرنے والا فرض تحدیث بنعمتہ اللہ کو ہی ادا کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فرض ہی کا ثواب پا رہا ہے۔ بشرطیکہ ایمان والا ہو۔ وَلِلّٰہِ الحمد وَعلیٰ حبیبہ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محفل میلاد شریف میں زینت وآرائش و زیبائش کرنا اور حلال و پاکیزہ شیرینی یا کھانا یا میوہ یا شربت بانٹنا بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ[۱] یعنی اے محبوب تم فرماؤ کہ اللہ نے جو زینت اپنے بندوں کے واسطے پیدا فرمائی اور پاکیزہ روزیاں ان کو حرام کرنے والا کون ہے تم فرماؤ کہ دنیا میں یہ چیزیں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن تو انہیں کے لئے خاص ہوں گی۔

---

[۱] سورۃ الاعراف آیت ۳۲

Scanned with CamScanner

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد اقدس اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے اور اس کی بہت بڑی رحمت ہے اس پر خوشی منانا اور فرحت و سرور ظاہر کرنے کے جائز طریقے استعمال میں لانا اس آیت کریمہ سے ثابت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ[1] یعنی اے محبوب تم فرما دو کہ اللہ کے فضل ہی پر اور اس کی رحمت ہی پر ایمان والے خوشیاں منائیں یہ ان کی اکٹھا کی ہوئی کمائیوں سے بہتر ہے اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مقدس ومبارک ناموں میں سے دو نام یہ بھی ہیں سیدنا فضل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور سیدنا رحمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و للہ الحمد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ولادت اقدس کا دن اللہ تعالیٰ کے تمام دنوں میں سب کا سردار ہے اس کی یادگار قائم کرنے کے لئے خاص اسی دن کی تعیین بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ[2] یعنی اے پیغمبر اپنے امتیوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ بیشک اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے بڑے شکر گذار کے لئے نشانیاں ہیں اللہ کے دنوں سے وہ دن مراد ہیں جن میں واقعات عظیمہ رونما ہوئے جو قدرت الٰہیہ کے نشان ہیں اور ظاہر ہے کہ ولادت اقدس کے وقت ایوان کسریٰ کا شق ہو جانا اس کے چودہ کنگرے گر جانا بتوں کا سر کے بل گر جانا آتشکدہ فارس کا بجھ جانا دریائے ساوہ کا سوکھ جانا وادی سماوی میں دریا جاری

---

[1] سورۂ یونس علیہ السلام آیت ۵۸ [2] سورۂ ابراھیم علیہ السلام آیت ۵

ہوجانا آسمان سے تاروں کا نیچے جھک آنا کعبہ معظمہ کا مقام ابراہیم کی طرف سجدے کر کے شکر الٰہی بجا لانا فرشتوں اور حوروں کا دست بستہ قیام تعظیمی بجا لانا وغیرہا واقعات عظیمہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کے ظاہر نشان ہیں بلکہ خود حضور اقدس مظہر اللہ الاتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب کریم جل جلالہ کے نشان اعظم ہیں تو ولادت مبارکہ نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والسلام والتحیہ کا مبارک دن سید ایام اللہ ٹھہرا وللہ الحمد وعلی حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام محفل میلاد شریف کے لئے تداعی کرنا یعنی مسلمانوں کو اشتہار دے کر اعلان کر کے بلانا اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے ذکر کے لئے بلانا ہے یہ بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝[1] یعنی اُس سے زیادہ اچھی کس کی بات ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور اچھا کام کرے اور کہے بلیشک میں تو اللہ ورسول کیلئے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہوں۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے رب کریم جل جلالہ کی عطا سے اس کی نعمتوں کے خزانوں کے مختار اس کے خوانہائے فضل وکرم کے قاسم بنے ہوئے اس دنیا میں جلوہ فرما ہوئے تو جس دن ہم گنہگاروں سیہ کاروں کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے خزائن کرم کا مختار اس کے موائد نعم کا قاسم ملا اس دن کو عید بلکہ عید اکبر وعید اعظم منانا بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا[2] یعنی مریم رضی تعالیٰ عنہا کے بیٹے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

---

[1] سورۃ فصلت آیت ۳۳ [2] سورۃ المائدۃ آیت ۱۱۴

نے عرض کی اے اللہ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید ہو جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ[۱] یعنی اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں اور ان خبروں میں تمہارے پاس حق آیا اور نصیحت اور یاد دہانی ایمان والوں کیلئے اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اگلے انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے واقعات و حالات جو قرآن عظیم میں بیان فرمائے گئے وہ سب حق ہیں اور ہمارے لئے بھی وہ نصیحت و یاد دہانی و قابل عمل ہیں جبتک ان میں سے کسی بات کو شریعت اسلامیہ ہمارے لئے منسوخ نہ فرمادے اور روز ظہور نعمت عظمیٰ کو اگلوں پچھلوں کے حق میں عید بنانا شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ نے ہرگز ہمارے لئے منسوخ نہ فرمایا اس آیت مبارکہ سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ جب اگلے انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے واقعات وحالات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قلب اقدس کے لئے سکون وتسلی کا باعث ہیں تو خود حضور سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے واقعات مبارکہ وحالات مقدسہ جو مجلس میلاد اقدس میں بیان کئے جاتے ہیں وہ ہم غلامان وبندگان سرکار رسالت کے لئے بدرجۂ اولیٰ تقویت ایمان تثبیت قلب وترویح روح کا موجب ہوں گے و للہ الحمد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر صلاۃ وسلام پڑھنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا ذکر ہے اہل ایمان سوتے وقت اپنے بستروں پر لیٹ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود

---

[۱] سورۃ ھود علیہ السلام آیت ۱۲۰

وسلام پڑھتے ہیں تو لیٹے لیٹے ذکر الٰہی کرتے ہیں اور محفل میلاد شریف میں ذاکرین وسامعین بیٹھے بیٹھے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر صلاۃ و سلام پڑھتے ہیں تو بیٹھے ہوئے ذکر خدا کرتے ہیں لہٰذا ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں صلاۃ وسلام عرض کرنا بھی کھڑے ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا ذکر کرنا ہے یہ بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز کے علاوہ دوسرے وقتوں کے متعلق بھی فرماتا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ[۱] یعنی تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنی کروٹوں پر لیٹ کر قیام تعظیمی میں یا نبی یا رسول یا حبیب کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پکار کر صلاۃ وسلام عرض کیا جاتا ہے۔ یہ بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا[۲] یعنی رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنے درمیان اس طرح (نام لے کر نہ پکارو جیسے تم میں کا ایک دوسرے کو پکارتا ہے) بلکہ (یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ وغیرہم اوصاف عظیمہ والقاب کریمہ کے ساتھ پکارا کرو) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کے رب قدیر جل جلالہ کی عطا فرمائی ہوئی قدرت سے حاضر وناظر ماننا بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ[۳] یعنی یہ غیب کی خبریں دینے والا نبی ایمان والوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ اختیار رکھتا ہے ایمان والوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ

---

[۱] سورۃ النساء آیت ۱۰۳ [۲] سورۃ النور آیت ۶۳ [۳] سورۃ الاحزاب آیت ۶

محبوب ہے۔ ایمان والوں کے ساتھ ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ کی چند عبادتوں کو ایک ساتھ اکٹھا کر دینا بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝[۱] یعنی اے ایمان والو بات تو صرف یہی ہے کہ بیشک تمہارا مددگار اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ ایمان والے لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ اور صلاۃ وسلام بدرگاہ سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام عرض کرنے کا حکم تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی فرما رہا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝[۲] یعنی بیشک اللہ اور اس کے سب فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب کی خبریں دینے والے پر اے ایمان والو تم اس نبی پر صلاۃ وسلام بھیجو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَرُوْسَ مَمْلَکَۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا قَاسِمَ اٰلَاءِ اللّٰہِ امام ابوالقاسم ترغیب میں روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سیاح فرشتے جب ذکر کے حلقوں یعنی ذاکرین کی مجلسوں پر گذرتے ہیں ایک دوسرے سے کہتا ہے بیٹھو۔ جب وہ دعا کرتے ہیں یہ آمین کہتے ہیں جب وہ درود پڑھتے ہیں یہ بھی ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں جب مجلس تمام ہوتی ہے ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے انہیں خوبی اور خوشی ہو کہ بخشے گئے حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اپنی مجلسوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود

---

[۱] سورۃ المائدۃ آیت ۵۵ [۲] سورۃ الاحزاب آیت ۵۶

بھیجنے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر سے زینت دو اور دلائل الخیرات شریف میں فرمایا بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہوا کہ جس مجلس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے اس سے پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے یہاں تک کہ آسمان تک پہنچتی ہے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ وہ مجلس ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھا گیا اور اکثر احادیث صحیحہ درود شریف کے فضائل و فوائد و اجر جزیل و ثواب جمیل کے بیان میں مطلق وارد ہیں تو وہ فضائل و فوائد کسی خاص صورت کے ساتھ ہرگز مخصوص نہیں بلکہ ہر مسلمان درود خواں کو حاصل ہیں عام اس سے کہ تنہائی میں پڑھے یا محفلوں مجلسوں میں اور درود شریف پڑھنے والا مسلمان ایک ہو یا سب مسلمانان حاضرین مجلس درود شریف پڑھیں اور مجلس میں درود شریف کے ساتھ اور امور خیر بھی جمع کئے جائیں یا صرف درود شریف ہی پڑھنے کیلئے منعقد کی جائے یا کسی دوسرے کار خیر کے لئے یا اس کے ساتھ کوئی دوسرا کار خیر بھی مقصود ہو ہر صورت میں وہ فوائد و فضائل بفضل اللہ سبحنہ وتعالیٰ حاصل ہیں تو محفل میلاد شریف بھی مجلس درود خوانی کے فوائد و ثمرات پر مشتمل ہے۔

بانی اس شخص کے حکم میں داخل ہے جو مسلمانوں کو درود پڑھنے کیلئے جمع کر کے اس عمدہ کام کی طرف متوجہ کرے اور مسلمان میلاد خواں اور حاضرین مسلمین کے سیکڑوں ہزاروں یا ہر مجلس میلاد مبارک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں درود شریف کے ثواب و اجر و فضائل و ثمرات اور برکات کے فضل الٰہی سے قطعًا

Scanned with CamScanner

مستحق ہیں جن کا وعدہ صحیح سندیوں میں فرمایا گیا ہے اب اس کا ثبوت دینا منکرین
ومخالفین ومانعین کے ذمے ہے کہ ذکر ولادت باسعادت وغیرہ حالات طیبہ
حضرت رسالت علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والسلام والتحیہ یا کھانے مٹھائی میوے
کی تقسیم یا تلاوت قرآن عظیم وغیرہ امور خیر کا درود شریف کے ساتھ جمع ہونا اس
کے ثواب وبرکات کو زائل و دور کر دیتا ہے اور درود شریف پڑھنے والے
مسلمانوں کو ان فوائد وفضائل سے محروم ومہجور کر دیتا ہے وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ
سُبْحٰنَہٗ وَ تَعَالٰی اور اس کا ثبوت کوئی وہابی دیوبندی غیر مقلد نجدی نہیں
دے سکتا اور ہرگز ہرگز نہیں دے سکتا وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام
آیت کریمہ نے روشن طور پر فرما دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم پر درود وسلام پڑھنا بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک بہترین عبادت ہے
اور ہر ہر مجلس میلاد شریف میں میلاد خواں اور حاضرین سیکڑوں ہزاروں بار
حضور آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے
ہیں تو روشن ہو گیا کہ بیشک یہ مجلس میلاد مبارک بھی شرعاً حسن ومحمود ہے
بیشک یہ بھی حکم الٰہی صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا[۱] کی بجا آوری
ہے بیشک یہ بھی اللہ عزوجل کی عبادت ہے بیشک اس محفل میلاد اقدس
منعقد کرنے والا اور اس میں شریک ہونے والا مسلمان فرض صلاۃ وسلام
علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کو ادا کرنے والا ہے اور بیشک
اللہ تعالیٰ ذوالفضل العظیم جلّ جلالہ کے فضل وکرم سے اس کو فرض ہی کا
ثواب ملے گا وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ الصلاۃ والسلام اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا
ہے وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ[۲]

---

[۱] سورۃ الاحزاب آیت ۵۶ [۲] سورۃ النحل آیت ۱۱۴

Scanned with CamScanner

یعنی اور اے ایمان والو اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو قرآن عظیم کے ارشاد مبارک کے مطابق جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار بھی بندوں سے ممکن نہیں تو سب نعمتوں کا شکر کیوں کر ادا ہو سکے گا لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ولادت مقدسہ جو اصل جملہ نِعَم دنیا و آخرت ہے اس کا شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے ثابت ہو گیا کہ نعمت میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا شکر ادا کرنے کیلئے محفل میلاد مبارک منعقد کرنا اس آیت کریمہ کے حکم کی بجا آوری ہے وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک پیارا نام یہ بھی ہے سیدنا نعمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وللہ الحمد علی حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام اور یہ تو ہر مسلمان کے نزدیک ضروریات دینیہ و بدیہیات ایمانیہ میں سے ہے کہ ہمارے مالک وآقا سرور و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا شبہ بیشک قطعاً یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل اعظم و اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کبریٰ ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

کفار کی ایک جماعت نے حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے عرض کی اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے جس میں لات و منات و عزیٰ وغیرہا بتوں کی مذمت نہ بیان کی گئی ہو اور ہمارے بڑے بوڑھے جو بت پرستی کرتے رہے ان کو کافر مشرک جہنم کا ایندھن ملعون وغیرہا کہہ کر سختی نہ کی گئی ہو بتوں کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ خود اپنی طرف سے

بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق بنا لیجئے تو ہم ایمان لے آئیں
گے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ
نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَ
لَا أَدْرَاكُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ ۝[1] یعنی اے محبوب تم فرماد و مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف
سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے میں اگر اپنے
رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ تم فرماؤ اگر اللہ
چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا اور نہ وہ تم کو اس سے خبردار کرتا میں اس سے
پہلے تم میں ایک عمر گذار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے
پہلے میں چالیس سال تم میں رہ چکا ہوں میری چالیس سال کی عمر شریف کا
ایک ایک لمحہ تمہاری نگاہوں کے سامنے ہے تم نے میرے تمام احوال کا خوب
مشاہدہ کیا ہے تم نے مجھے کبھی جھوٹ بولتے لہو و لعب میں مبتلا ہوتے ظلم
و بدعہدی و خیانت کرتے نہ پایا میرے واقعات ولادت و ارہاصات[2] جو
تولد شریف کے وقت اور اس کے قریب اور زمانہ شیرخواری اور بچپن میں
ظاہر ہوئے تم کو بیقین کے ساتھ بخوبی معلوم ہیں میرے عادات طیبہ اور خصائل
مرضیہ میرے بچپن میں میری جوانی میں اور میرے دعوائے نبوت کرنے سے
پہلے تک تم خوب دیکھتے رہے جن میں کسی بیدین کو بھی سحر و کہانت وغیرہ کا
کوئی احتمال نہیں ہو سکتا۔ میرے عادات طیبہ اور خصائل مرضیہ اور شمائل

---

[1] سورۂ یونس علیہ السلام آیت ۱۵-۱۶۔ [2] نبی سے ظہور نبوت کے قبل جو خوارق عادات ظاہر ہوں ان کو ارہاصات کہتے ہیں ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ۔

Scanned with CamScanner

رضیہ میرے بچپن میں میری جوانی میں اور میرے دعوائے نبوت کرنے سے پہلے تک تم خوب دیکھتے رہے میری دنیوی عمر شریف کے اس چہل سالہ حصے میں تم میں سے کسی کو کہیں انگلی رکھنے کی مجال نہیں ہے اس چالیس سال کے زمانے میں میں تمہیں میں رہا۔ اس عرصے میں تمہارے پاس میں کچھ نہیں لایا اور میں نے تم کو کچھ نہیں سنایا تم نے میری تمام حالتوں کا اچھی طرح مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا اس کے بعد میں یہ کتاب مقدس لایا جس کے حضور ہر ایک فصیح و بلیغ کلام پست اور بے حقیقت ہو گیا اس کتاب میں نفیس علوم ہیں اصول و فروع کا بیان ہے احکام و آداب ہیں قوانین و ضوابط ہیں مکارم و محاسن اخلاق کی تعلیم ہے غیبی خبروں کا بیان ہے اس کی فصاحت و بلاغت نے سارے ملک عرب کے تمام فصیحوں اور بلیغوں کو عاجز و مبہوت کر دیا ہے ہر عقل والے پر آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہو گیا کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ہرگز ممکن نہیں۔ آیتِ کریمہ نے روشن طور پر فرما دیا کہ اظہارِ نبوت و دعوائے رسالت کے بعد سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی دنیوی عمر شریف کے بست و سہ ۲۳ سال حصے میں جو کچھ دعوت و تبلیغ فرمائی اس کی حقانیت اس کی سچائی کا ایک بہت بڑا زبردست جلیل الشان ثبوت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے واقعاتِ ولادتِ قدسیہ و ارہاصات مقدسہ اور حالات طیبہ و عادات مبارکہ ہیں جو تولد شریف کے وقت اور اس کے قریب اور شیر خواری کے زمانے میں اور بچپنے میں اور عہد شباب میں اور رسالت و نبوت کا اعلان فرمانے سے قبل تک ظاہر ہوتے رہے ظاہر ہے کہ مجلس

مولد اقدس بھی ایک بہترین مجلس وعظ ونصیحت ہے جس میں حضور سید الکائنات
علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات کے فضائل کریمہ واخلاق
عظیمہ وشمائل مقدسہ ومعجزات مبارکہ کے ساتھ ساتھ ولادت اقدس ورضاعت
وصغر سن کے واقعات وارہاصات وحالات طیبات بیان ہوتے ہیں سامعین
کے قلوب میں عظمت ومحبت جناب رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام
والتحیہ متمکن ہوتی ہے اور یہی امر تمام دینی معاملات کا اصل اصول ہے کہ جب
تک رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم سے کامل عقیدت نہ ہوگی اللہ
تبارک وتعالیٰ کے کلام واخبار واحکام پر اطمینان کامل اور یقین واثق کیونکر
حاصل ہوگا۔ اور جسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ سچی
محبت اور پوری عقیدت نہ ہوگی وہ شریعت کی باتوں پر کیا عمل کرے گا
لہٰذا خود مالک حقیقی جل جلالہ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم کے فضائل وکمالات ومناصب رفیعہ ومناقب جمیلہ اور اس قسم کے
حالات جلیلہ اجمالاً وتفصیلاً ہر طرح بیان فرمائے اور حضور محبوب خدا صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بارہا امت کو سنائے تاکہ لوگ حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منصب عظیم وکمال فخیم پر مطلع ہوکر حضور علیہ
الصلاۃ والسلام کی محبت واطاعت میں مستعد وسرگرم رہیں اور حضور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کو تہ دل سے قبول اور اوامر و
نواہی پر عمل کریں جس کے سبب دارین کی خوبی بلکہ مالک حقیقی جل وعلا
کی محبوبی ہاتھ آتی ہے کہ آیت کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ[ع١]

ع١ سورۂ آل عمران آیت ٣١

اسی مضمون کا اعلان فرماتی ہے (یعنی اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ سے
محبت رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تم کو محبوب بنالے گا اور تمہارے
سب گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے) بلکہ اگر انصاف سے
دیکھا جائے تو محفل میلاد شریف کا فائدہ مجلس وعظ سے بدرجہا زیادہ ہے
تجربۂ تامہ ومشاہدۂ کاملہ سے ثابت ہے کہ جو لوگ گھروں میں درود وسلام سے
غافل رہتے ہیں بلکہ اپنے اکثر اوقات فضولیات ومعاصی میں ضائع کرتے ہیں
اس مجلس مبارکہ میں حاضر ہو کر تحفۂ درود وسلام بکثرت عرض کرتے ہیں اور
اکثر امراء واہل دنیا جو صحبتِ علما اور جلسہائے وعظ میں نہیں آتے اور اپنے مال
ودولت وجاہ وثروت کے غرور کی وجہ سے یا وعظ کے جلسوں کو خلاف مزاج
ومراد سمجھ کر ان کی طرف رغبت نہیں رکھتے مگر محفل میلاد شریف میں آتے ہیں اور دینی
مذہبی باتیں سن جاتے ہیں اس لئے بھی محفل میلاد شریف ترتیب دو اور اس کے
لئے لوگوں کو اکٹھا کرنے میں اہتمام بلیغ کرنا عین مصلحت دینیہ ہے اور فرمان
الٰہی بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ عہ کی بجا آوری اور بفضلہ موجب ثواب دارین ہے
اور اس زمانۂ پرآشوب وفساد میں کہ نصاریٰ کے پادری اور آریوں کے پرچارک
بلکہ خود عبدالرزاق ملیح آبادی و نیاز فتحپوری جیسے مسلمان کہلانے والے ملحدین
بلکہ تھانوی و انبیٹھوی و گنگوہی و نانوتوی و کاکوری واعظ و مولوی و پیر بننے والے
مرتدین اپنی اپنی ملعون کتابوں خبط الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس اور
سیرت نبویہ وغیرہ میں اور ان کے دم چھلے اپنی اپنی گندی رسلچیوں شیطانچے اور
فسادی ملا وغیرہا میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت مبارکہ
ورسالت مقدسہ واخلاق کریمہ وعادات شریفہ پر طرح طرح کے بہتان باندھتے

عہ سورۃ المائدہ آیت ۶۷

چلے آرہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو علوم غیبیہ عظیمہ و اختیارات وسیعہ و کمالات رفیعہ عطا فرمائے ان کے خلاف خرافات و ہذیانات بکتے پھرتے ہیں سنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہر تقریب میں اور ہر جگہ حضور پر نور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اقدس کی محفلیں کریں اور خبثائے معترضین کے اعتراضات خبیثہ کا رد کرنے کے لئے معجزات و کمالات جو نبوت مقدسہ کی دلیل ہیں اور اخلاق کاملہ و عادات فاضلہ جن سے ان معترضوں مخالفوں کا مفتری و کاذب ہونا اوران کے اعتراضات کا بہتان و افترا و باطل ہونا ٹھیک دوپہر کے آفتاب عالمتاب سے بھی زیادہ روشن طور پر روشن ہوتا ہے بیان فرمائیں خصوصاً ولادت اقدس کے واقعاتِ مبارکہ وارہاصات مقدسہ کے تولد شریف کے وقت یا اس کے قریب یا زمانۂ رضاعت و صغر سن میں ظاہر ہوئے جن میں کوئی بیدین سحر و کہانت یا بناوٹ اور تصنع یا طلسم و شعبدہ کا احتمال ہرگز نہیں کر سکتا اور جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رسول خدا و محبوب خدا ہونا بداہتہً ثابت ہوتا ہے نہایت تفصیل و شرح بسط کے ساتھ ضرور سنائیں تاکہ عوام اہل اسلام جملہ دشمنانِ دین کے دام فریب سے محفوظ رہیں۔ ظاہر ہے کہ ایمان کا دوسرا جزو رسالت کی تصدیق ہے اور ایمان کا پہلا جزو یعنی توحید الٰہی بھی اسی تصدیق رسالت ہی پر موقوف ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق ہی تمام بھلائیوں اور خوبیوں کی اصل اصول ہے اور جڑ ہی کو مضبوطی کے ساتھ جمانا نہایت اہم ہوتا ہے اور عام عقلوں اور عوام کے ذہنوں میں اس کا استحکام معجزے کے طریقے سے ہو سکتا ہے خصوصاً وہ خوارقِ مبارکہ جو ولادت مقدسہ کے وقت یا اس کے

قریب ظاہر ہوئے کہ ان میں نہ سحر وکہانت کا احتمال نہ بناوٹ اور تصنع کا شبہ نہ شعبدہ وطلسم کا گمان اور ان باتوں سے عوام کا واقف ہونا اور انھیں ان کا یاد ومحفوظ رہنا اور ان باتوں کا ان کے دلوں میں عین مضبوطی کے ساتھ جم جانا بغیر اس کے کہ مجلسوں محفلوں میں بکثرت اور بار بار ان باتوں کا چرچا ہوتا نہایت دشوار ہے۔ ہمارے اس بیان سے روشن ہوگیا کہ محفل میلاد شریف ترتیب دینا درحقیقت اُسی آیت مبارکہ پر عمل کرنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ[1] یعنی اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کر جو سب سے بہتر ہو۔ بہتر طریقے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیت اور دلائل سے بلائیں۔ ظاہر و روشن ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ولادتِ اقدس سے لے کر چالیس سال کی عمر شریف تک جو واقعات مقدسہ وارہاصاتِ مبارکہ ظاہر ہوئے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہترین آیاتِ بیّنات اور اعلیٰ ترین دلائل قاہرات میں سے ہیں۔ وللہ الحمد علیٰ حبیبہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہمارے بیان سے یہ بھی مبرہن ہوگیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دنیوی عمر شریف کا وہ بست و سہ (۲۳) سالہ حصہ جو ظہور نبوت کے بعد کا ہے اس کے صدق کی دلیل اس کی حقانیت پر برہان اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ظاہری عمر شریف کے اسی چہل (۴۰) سالہ حصے کو قرار دیا ہے جو ولادت اقدس سے لے کر ظہور نبوت سے پہلے تک ہے

---

[1] سورۃ النحل آیت ۱۲۵

تو ثابت ہو گیا کہ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے پوتے طیب کی یہ خبیث بکواس کہ ہم کو حضور کی صرف انھیں تئیس ۲۳ سال کی زندگی کی ضرورت ہے جو دعوائے نبوت کے بعد کے ہیں کیونکہ ہمیں تو انھیں تئیس سال میں نازل ہونے والی شریعت پر عمل کرنا ہے ہم کو حضور کے دعوائے نبوت سے پہلے کی چہل سالہ زندگی کی کچھ ضرورت نہیں اس سے ہم کو کچھ غرض مطلب نہیں اس سے ہمارا کیا تعلق ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اور بڑے غرور و تبختر کے ساتھ کانپور و بہرائچ شریف وغیرہ مقامات میں اس نے یہی بکواس کی درحقیقت کلام الٰہی کی تکذیب اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص ہے اس کی یہ کفری بکواس وَسْوَسَةُ الْخَنَّاس ہے بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقُوَّتِهٖ وَبِفَضْلِ حَبِيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنُصْرَتِهٖ ثابت کر دیا گیا کہ گویا وہ تئیس مقدس سال تو مدعیٰ ہیں اور یہ چالیس مبارک سال اسی مدعیٰ کی دلیل ہیں اور ظاہر اور بدیہی ہے کہ مدعیٰ کا اثبات دلیل ہی پر موقوف ہوتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ النَّاسِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

محفل میلاد اقدس میں میلاد خواں کیلئے تخت بچھانا اس پر منبر یا کرسی رکھنا اس کو خوشبودار خوشنما پھولوں کے گجرے پہنانا خوشبو سلگانا عطر بیزی گلاب پاشی کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اقدس کی تعظیم ہے یہ بھی ان مبارک آیتوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

یعنی اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ[۱] یعنی اور جو اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے حضور نہایت اچھا ہے محفل میلاد مبارک میں کھانا کھلانا یا مٹھائی میوہ شربت چائے بانٹنا اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنا مسلمانوں کے ساتھ بر و احسان ہے تو یہ اس آیتِ کریمہ سے بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ[۲] یعنی اور اے ایمان والو اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور محفل میلاد مقدس میں چند مسلمانوں کا مل کر آوازیں ملا کر نعت شریف کے قصائد و غزلیات خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا بھی ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تبلیغ و اشاعت میں تاکید و مبالغہ اور اس پر اعانت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ[۳] یعنی اے محبوب تم فرما دو لوگوں میں تم کو صرف اسی ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کیلئے دو دو ایک ایک کھڑے ہو جاؤ پھر غور کرو کہ تمہارا آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جنوں سے

[۱] سورۂ حج آیت نمبر ۳۰ [۲] سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۹۵ [۳] سورۂ سبا آیت نمبر ۴۶

Scanned with CamScanner

پاک ہے وہ تو سخت عذاب کے آگے ڈرانے والا ہے۔ ثابت ہو گیا کہ دو دو تین
تین یا زیادہ آدمیوں کا نعت پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سنانا
اور لوگوں کا سننا پھر ان کا غور و فکر کرنا کہ جس ذات اقدس کے اوصاف مبارکہ
ہم نے سنائے اور سُنے ہیں وہ یقیناً جنون سے پاک و منزہ ہے بیشک وہ اللہ
تعالیٰ کا سچا رسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) یہ سب اسی آیت مبارکہ
پر عمل کرنا ہے وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام اور اللہ تبارک وتعالےٰ
فرماتا ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝[۱] یعنی اے مسلمانو۔!
بیشک تمہارا مددگار تمہارا محبوب تمہارا حاجت روا تو اللہ ہی ہے اور اس کا
رسول ہے اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔
اور وہ اپنے رب کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ
یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ
الْغٰلِبُوْنَ ۝[۲] یعنی اور جو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ایمان والوں سے
محبت رکھے تو بیشک اللہ والے وہی غالب ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ
وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ
کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ
لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝[۳] یعنی اے محبوب تم فرما دو لوگو اگر تمہارے

---

[۱] سورۃ المائدۃ آیت ۵۵ [۲] سورۃ المائدۃ آیت ۵۶ [۳] سورۃ التوبۃ آیت ۲۴

Scanned with CamScanner

باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جن کو تم نے کمایا اور وہ بیوپار جس کے نقصان سے تم ڈرتے اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو ان چیزوں کے ساتھ تم کو اگر اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبت ہے تو ٹھہرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔ آیت کریمہ نے صاف فرما دیا کہ مسلمانوں پر اپنے دین کو محفوظ رکھنے کیلئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا لازم ہے اور اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت واطاعت کے مقابل دنیوی تعلقات دنیوی رشتے ناتے ہر گز کچھ قابل التفات نہیں اور جس شخص کو دنیا کے کسی رشتے ناتے کے ساتھ دنیا کی کسی چیز کے ساتھ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ محبت ہو وہ مسلمان نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ[1] یعنی مدینے والوں کو اور اُن کے گرد کے گاؤں والوں کو یہ حق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ ان کو یہ حق ہے کہ ان کی جان سے زیادہ اپنی جان کو پیارا سمجھیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ[2] یعنی یہ غیب کی خبریں دینے والا نبی ایمان والوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ اختیار رکھتا ہے ان کی جانوں سے زیادہ اختیار ہے ان کی جانوں سے بھی زیادہ ان کا محبوب ہے

---

[1] سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۲۰ [2] سورۃ الاحزاب آیت ۶

Scanned with CamScanner

ایمان والوں پر اپنے ماں باپ اپنی اولاد اپنی جان اور سارے جہان سے زیادہ
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت کا فرض ہونا اور اس کا مدار
ایمان ہونا ضروریات دین میں سے ہے جو مسئلہ یا عقیدہ ضروریات میں
سے ہو اس کی تصریح اگرچہ کسی آیت کریمہ کسی حدیث شریف میں نہ آئی ہو جب
بھی اس کا منکر کافر ہے۔ پھر یہ عقیدہ احادیث صحیحہ کثیرہ متواتر المعنی میں تصریحا
بھی ارشاد فرمایا گیا ہے جن کو بخوف اطناب ہم یہاں نہیں لکھتے ہیں۔ اور ہم
نے یہاں بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پانچ
آیات قرآنیہ تلاوت کیں جنہوں نے صاف فرمادیا کہ ایمان والوں کا محبوب
صرف اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور اولیاء وصالحین ومتقین ہیں ایمان
والوں کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ایمان والوں ہی سے محبت رکھنا
چاہئے۔ دنیا کے کسی رشتہ دار عزیز قریب سے دنیا کی کسی چیز کے ساتھ جو
شخص اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ محبت
رکھے اُسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے وہ بے حکم ہے وہ اللہ تعالیٰ
کی ہدایت سے محروم ہے ایمان والوں پر فرض ہے کہ اپنی جانوں سے بھی
زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھیں مصطفےٰ پیارا صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایمان والوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہے
یہاں سے قاسم نانوتوی کے پوتے نام کے طیب کام کے خبیث کی بکواس کا بھی
کفر فضیح وارتداد قبیح ہونا واضح ہو گیا جو اس نے کانپور و بہرائچ شریف وغیرہ
مقامات پر اپنے بھاشنوں میں بڑے نخروں غمزوں کے ساتھ جا بجا بکی کہ قرآن
شریف کی کسی آیت میں کہیں بھی حکم نہیں ہے کہ حضور کے ساتھ محبت رکھو بس

Scanned with CamScanner

صرف اسی بات کا حکم دیا ہے کہ رسول کا اتباع رسول کی اطاعت کرو لہذا ہم کو حضور کی پیروی فرماں برداری ہی کرنی چاہئے رسول سے محبت رکھنے کا حکم قرآن نے نہیں دیا ہے ہم کو ایسا کام کرنے کی ضرورت نہیں جس کا ہم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم نہیں دیا۔ ہر سُنّی مسلمان دیکھ رہا ہے کہ طیب مہتمم مدرسہ دیوبند کا یہ قول بدتر از بول ایک اہم ترین زبردست عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کا انکار بھی ہے احادیث صحیحہ متاثرہ متواتر المعنیٰ کی تکذیب بھی ہے آیت قرآنیہ کی تکذیب بھی ہے وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ سَيِّدِنَا اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اور حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لَنْ يُّؤْمِنَ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ یعنی تم میں کوئی شخص ہرگز مومن نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں یہ سُن کر فوراً امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيَّ یعنی یارسول اللہ اس کی قسم جس نے حضور پر قرآن نازل فرمایا حضور مجھ کو میری جان سے بھی سے زیادہ محبوب ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ یعنی اے عمر اب تیرا ایمان

کامل ہے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ھِشَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قرآن عظیم وحدیث کریم نے روشن فرمادیا کہ جب تک حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ ایسی محبت نہ ہو ایمان حاصل نہیں ہوتا اور جبتک حضور محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ محبت کامل نہ ہو ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اور محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب کی یاد بکثرت آئے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ یعنی جو شخص کسی چیز سے محبت رکھتا ہے اُس کا ذکر بہت کرتا ہے دلائل الخیرات شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے غلامان باوفا ارباب باصفا کی علامت ارشاد فرمائی اِیْثَارُ مُحَبَّتِیْ عَلٰی کُلِّ مَحْبُوْبٍ وَاشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِکْرِیْ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی میری محبت کو ہر محبوب کی محبت پر ترجیح دینا اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے بعد میری یاد میں دل کو مشغول رکھنا دوسری روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا اِدْمَانُ ذِکْرِیْ وَالْاِکْثَارُ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنی ہمیشہ میری یاد میں رہنا اور بکثرت مجھ پر درود بھیجنا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ تو حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر ولادت باسعادت ومعراج شریف ونزول وحی وہجرت وظہور شان رسالت ونبوت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارہاصات مقدسہ ومعجزات مبارکہ وخصائص کبریٰ وکمالات عظمیٰ واخلاق کریمہ وعادات شریفہ وحسن سیرت جمیلہ کو کمال رغبت وشوق کے ساتھ بکثرت بار بار سننا سنانا اور ایسی مجالس مبارکہ ومحافل متبرکہ میں بلائے اور بے بلائے حاضر ہونا اور اس سے دل کا سرور جگر کی ٹھنڈک

جان کا آرام آنکھوں کا نور ایمان کی جلا حاصل کرنا سب حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کامل محبت کا مقتضی اور کمال ایمان کا تقاضا ہے۔ ہر عقل والا جانتا ہے کہ محبّ صادق اپنے محبوب کو ہر طرح ہر حال میں یاد کرتا ہے اور جس قدر اس کی خوبیاں اور محامد دوسروں کی زبان سے سنتا ہے۔ خوش ہوتا ہے اور اس کی کثرت کو ہر چیز سے زیادہ پیارا سمجھتا ہے ہزار طریقے سے محبوب کی یاد اور اس کا ذکر سننے اور کرنے میں مصروف اور ہر طرح بکثرت بار بار اسی کام میں مشغول رہتا ہے اور جو لوگ طریقہ محبت سے واقف اور اس کوچے سے آشنا ہیں خوب آگاہ ہیں کہ محبوب کا ذکر بالخصوص ہجر و فراق میں آتش شوق و سوز دل کو بھڑکاتا ہے اور محبت کو بڑھاتا ہے۔ امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں مِنْ اَقْوٰی اَسْبَابِ مَا نَحْنُ فِیْهِ سَمَاعُ الْاَصْوَاتِ الْمُطْرِبَةِ بِالْاِنْشَادَاتِ بِالصِّفَاتِ النَّبَوِیَّةِ الْمُغْرِبَةِ الْمُعْرِبَةِ۔ یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف شوق وانجذاب قلب وجوش محبت حاصل کرنے کا ایک قوی سبب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نعت شریف عجیب وغریب صاف الحانوں طرب انگیز آوازوں سے سنی جائے اور اس بارے میں شوق ومحبت کی تکمیل عین ایمان کی تکمیل ہے امید ہے کہ ایسی مبارک مجلسوں میں حاضر ہونے اور بار بار حضور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف سننے سے حقیقت ایمان بعونہٖ تعالیٰ حاصل ہو۔ اور حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کو محبوب

Scanned with CamScanner

رکھتا ہے۔ دوسری حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو شخص مجھ کو محبوب رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ان کے مطابق حضور مالک فردوس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حضوری جنت میں نصیب ہو کہ اس نعمت کے مقابلے میں تمام دنیا و مافیہا مچھر کے پر سے بھی زیادہ خوار و ذلیل ہے ان احادیث مبارکہ و آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ کمال محبت بندوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کو محبوب و مطلوب ہے اور کمال محبت کیلئے لازم ہے کہ محب اپنے محبوب کا کثرت سے ذکر کرے مبالغہ کے ساتھ اس کی تعظیم کرے اور کوئی شئے بغیر اپنے مقتضیٰ و لوازم کے پائی نہیں جا سکتی تو روشن ہو گیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور کثرت ذکر بھی مطلوب ہے مجلس میلاد شریف اسی مبارک کام کیلئے منعقد ہوتی ہے اور یہی پیارا کام اس مجلس مقدس کا اصل مقصود ہے وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہاں تک ہم مختصر طریقے پر قرآن شریف کی آیات مقدسہ سے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے محفل میلاد مقدس کا بوقت ذکر ولادت مقدسہ قیام تعظیمی کرنے کا یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوٰتُ اللہِ عَلَیْکَ پڑھنے کا وقت و تاریخ و روز و مقام معیّن کرنے کا میلاد خوانوں کیلئے تخت بچھانے اس پر منبر کرسی رکھنے کا ان کے گلوں میں خوشبودار پھولوں

کے گجرے پہنانے کا عطر لگانے خوشبو سُلگانے کیوڑا چھڑکنے کا مٹھائی میوہ چائے شربت بانٹنے کا اعلان کر کے اشتہار دے کر اس مجلس میلاد پاک کے لئے مسلمانوں کو بلانے کا اس میں خوشی منانے فرحت و انبساط ظاہر کرنے کا میلاد پاک مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عید منانے کا چند مسلمانوں کے باہم مل کر آوازیں ملا کر نعت شریف پڑھنے پھولوں گلدستوں جھنڈیوں شامیانوں دروازوں نقشوں کتبوں روشنی کے ساتھ محفل میلاد مبارک کو آراستہ و پیراستہ کرے گا جلسہ میلاد اقدس میں خصوصاً واقعات ولادت مقدسہ وارہاصات مبارکہ بیان کرنے کا مبرہن و قاہر روشن و ظاہر ثبوت بار بار پیش کر دیا ہے اس سے صرف اپنے سُنّی مسلمان بھائیوں کے دلوں کو ان کے ایمان کو روشن کرنا مقصود ہے۔ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں نجدیوں کے دھرم میں جب رسول کا علم شیطان سے کم ہے بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کو بھی ان کا سا علم غیب ہے وہ خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل اور ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں تو ایسے رسول کی حدیث ان پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں نجدیوں کے دھرم میں جب خدا جھوٹا ہے چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے ظلم کر سکتا ہے جاہل ہو سکتا ہے جتنے اچھے برُے گندے گھنونے کام بندے کر سکتے ہیں اور وہ سب کام وہ خود بھی کر سکتا ہے جھوٹ بولنے سے ظلم کرنے سے ہر قسم کی تمام بیحیائیوں میں مبتلا ہونے سے اس کی ذات میں کوئی عیب کوئی نقصان لازم نہیں آسکتا تو ایسے خدا کے کلام کا ان کو کیا اعتبار ہو سکتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ شریعت مطہرہ

Scanned with CamScanner

کی چار دلیلیں ہیں کتاب الٰہی سنت رسول اجماع امت قیاس ائمہ مجتہدین جب ہم نے خود احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ اور قرآن عظیم کے نصوص قاطعہ سے محفل میلاد اقدس کو اس کے ہر ہر جزو کو ثابت کر دیا تو اب اجماع وقیاس سے بھی ثبوت پیش کرنا ہرگز ضروری نہیں پھر بھی اگر کسی کو اجماع امت سے اور فقہائے احناف وشوافع ومالکیہ وحنابلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال وافعال سے محفل میلاد شریف کا جواز واستحباب واستحسان دیکھنا منظور ہو تو کتاب مستطاب اذاقۃ الاثام وفتوائے مقدسہ اقامۃ القیامۃ کی طرف رجوع لائے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے انھیں مبارک تحقیقات مفصلہ کا اجمال اور انھیں تدقیقات مبسوطہ کا اختصار ہے نیز کتاب مبارک الدر المنظم کا ملاحظہ فرمائے جب قرآن حکیم وحدیث کریم سے روشن وقاہر ثبوت پیش کر دیا گیا تو اب وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ونجدیہ کی یہ ہٹ دھرمی کہ ہم تو قرآن وحدیث کا فرمان معاذ اللہ نہیں مانیں گے جب تک یہ ثبوت بھی نہ دے دیا جائے کہ صحابہ کرام وامامان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی محفل میلاد پاک کی ہے؟ ہر عاقل منصف دیکھ رہا ہے کہ تریاہٹ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اولاً بدیں وا تمہارا اگرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صہ پر صاف لکھ چکا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر ونیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر وشرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ

اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے یعنی جو شخص کسی نبی یا ولی کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر کافر و مشرک جو شخص کسی نبی یا ولی کو ثواب پہچانے کی منت مانے وہ ابوجہل کے برابر کافر و مشرک جو شخص کسی نبی یا ولی کی نذر یا نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر کافر و مشرک جو شخص کسی نبی یا ولی کو شفیع مانے وہ ابوجہل کے برابر کافر و مشرک اور ارباب سیر و اصحاب مغازی فرماتے ہیں كَانَ شِعَارُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فِي الْحُرُوْبِ إِذَا اشْتَدَّتْ بِهِمُ الْحَرْبُ يَا مُحَمَّدَاهُ يَا أَحْمَدَاهُ يَا نَصْرَ اللّٰهِ اِنْزِلْ اِنْزِلْ اَمِتِ الْكُفَّارَ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ خاص فعل تھا جس سے ان کی پہچان تھی کہ جب جہاد کے میدانوں میں ان پر جنگ کی سختی ہوتی تھی تو پکارا کرتے تھے یا رسول اللہ یا حبیب اللہ اے اللہ کی مدد تشریف لائیے نزول فرمائیے کافروں کو قتل فرمائیے نیز تمام صحابہ و اہل بیت اور تمام مجتہدین اور تمام ائمۂ اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان و اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم شافع روز جزا اور شافع محشر اور شفیع المذنبین ہیں تو تمہارے ناپاک دھرم میں تمام صحابۂ کرام و ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب معاذ اللہ ابوجہل کے برابر کافر و مشرک ہیں۔ بولو مرتدو! پھر ان کے اقوال و افعال سے ثبوت مانگنے کا تمہیں کیا حق ہے بولو زندیقو! جن کو تم اپنے ناپاک دھرم میں ابوجہل کے برابر کافر و مشرک جانتے ہو مسلمانان اہلسنت کے ڈر سے انھیں کو صحابۂ کرام و امامانِ دین تم نے کہا یہ تمہارے دو زبردست شرک ایسے ہوئے یا نہیں جن میں سے ہر ایک ہزار ہا شرکوں کا مجموعہ ہے۔

Scanned with CamScanner

پھر تقویۃ الایمانی دھرم پر تم سارے کے سارے ہزاروں ابوجہلوں کے برابر کافر و مشرک ہوئے یا نہیں۔ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ [۱] ثانیاً ہم ابھی کتاب مبارک الدر المنظم و کتاب کامل النصاب ! انوار آفتاب صداقت کے حوالے سے بتا چکے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مجلس میلاد مقدس کرنا اور اس میں خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بنفس نفیس تشریف فرما ہونا اور محفل میلاد اقدس کرنے والے مسلمانوں کے حق میں روز قیامت شفاعت و شہادت کی عظیم بشارتیں عطا فرمانا منقول ہے اگرچہ اس وقت اس کا محفل میلادِ اقدس نام نہ تھا مگر کام یہی تھا جو آج بھی مسلمانان اہل سنت کی مجالس میلاد مقدس میں ہوا کرتا ہے وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ثالثاً ہم ان وہابڑوں دیوبندوں غیر مقلدوں نجدیوں کی مان لیتے ہیں کہ آج مسلمانان اہلسنت کے یہاں میلاد اقدس کے ذکر پاک کی مبارک محفلوں میں جن میں امور خیر کا اجتماع ہوتا ہے یہ سب امور حسنہ صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کسی ایک مجلس میں اکٹھا نہ فرمائے اور اپنے کسی جلسے کا نام محفل میلاد پاک نہ رکھا تو اصل بات وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات ہے اور منع کرنا اور چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام نہ کیا اور اس کو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کس نے منع کیا کہ اسے نہ کریں۔ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ کریں تو تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کو کس نے منع کیا کہ وہ نہ کریں۔

[۱] سورۃ القلم آیت ۳۳

اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم نہ کریں تو تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کو اس سے باز رکھنے والا کون تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ بھی نہ کریں تو ہم پر کس نے واجب کیا کہ اس سے پرہیز کریں بس صرف اتنا ہونا چاہئے کہ وہ کام شریعت مطہرہ کے نزدیک بُرا نہ ہو عجب لطف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا قطعًا نہ کرنا تو حجت نہ ہو اور باوجود ان سب کے نہ کرنے کے تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کو کرنے کی اجازت ملی مگر تبع تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو بعد والوں کے لئے راستہ بند ہو گیا اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے ؟ رابعًا حَقِیْقَۃُ الْاَمْرِ یہ ہے کہ صحابہ و تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم نے معاذ اللہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف یا خیر و برکت کا منافی یا بدعت سمجھ کر اس محفل شریف کی اس ہیئت کذائیہ سے ہرگز گریز نہیں کیا بلکہ ان کو اعلائے کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام ونشر دین متین وقتل و قہر کافرین واصلاح بلاد وعباد واطفائے آتش فساد واشاعت فرائض وحدود الٰہیہ واصلاح ذات البین ومحافظت اصول ایمان وحفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیۂ مہمہ سے فرصت نہ تھی لہٰذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنیٰ بلکہ تاسیس قواعد واصول وتفریع جزئیات وفروع وتصنیف وتدوین علوم ونظم دلائل حق ورد شبہات اہل باطل وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی کامل توجہ نہ فرما سکے مگر وہابیت کی بنا شرک وبدعت ہی کے دونوں لمبے ستونوں پر ہے۔ وہ بڑوں کو ہر جگہ

شرک وبدعت کے سوا کچھ نہیں سوجھتا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
خامسا وہپڑو! دیو کے بندو غیر مقلدو! نجدیو! ذرا ہوشیار ہو کر سنبھل
جاؤ بولو بولو جلد بولو بہت جلد ان سوالوں کے جواب میں اپنے لب کھولو
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں اپنے لئے
مجلس میلاد شریف قائم کرنے سے منع فرمایا اپنے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کو مجلس میلاد شریف کو منع کرنے کا حکم دیا صحابۂ کرام تابعین
عظام امام ابو حنیفہ امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم
میں سے کسی نے اس مجلس مبارک سے منع کیا۔ اگر نہیں منع کیا تو ان کے
خلاف چل کر اب محفل میلاد شریف کو منع کرنے کی بدعت جاری رکھنا
کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ بدعت کسے کہتے ہیں بدعت کی تعریف اگر
مجلس میلاد شریف کو منع کرنے پر صادق آجائے تو پھر کیا محفل میلاد
مبارک سے ممانعت کرنا جائز ہے محفل میلاد شریف کے روکنے کو اتباع
شریعت کا ذریعہ کہنے والے بتائیں کیا صحابۂ کرام اور امامان دین نعوذ
باللہ متبع شریعت نہ تھے اگر وہ متبع شریعت تھے اور یقیناً تھے بلکہ ہم سے
بدرجہا زائد متبع شریعت تھے تو انہوں محفل میلاد شریف سے ممانعت
کرکے اتباع شریعت کیوں نہ دکھایا محفل میلاد شریف سے ممانعت کرنے
کو محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذریعہ بتانے والے
بولیں کیا صحابۂ کرام وتابعین عظام وائمہ اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
معاذ اللہ محب رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام نہ تھا اگر وہ محب رسول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے تو انھوں نے محفل میلاد شریف سے ممانعت

کر کے محبت کیوں نہ دکھائی۔ کیا یہی بات ہے کہ وہ اس مجلس مبارک سے منع کرنے کو بدعت سمجھ کر اس کی ممانعت سے پرہیز کرتے رہے محفل میلاد شریف کو روکنے اور اس کی ممانعت کرنے سے صحابہ کرام و بزرگان دین ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گریز کرنے اور بچنے کی وجہ کیا ہے۔ کیا ہے کسی وہبڑے دیو کے بندے عقیدوں کے گندے ابلیسی پھندے شرک و بدعت کے دھندے میں دم کہ وہابی دھرم کے اصول کی پابندی کرتے ہوئے ان بارہ سوالوں کا جواب لاسکے۔ کیا ہے کسی وہابی دیوبندی غیر مقلد نجدی کو ہمت کہ قواعد وہابیت وضوابط دیوبندیت سے ان بارہ سوالات کا جواب دے۔ کر محفل میلاد مبارک کو حرام کرا سکے وللہ الحجۃ القاہرہ۔ وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ۱۲ عارف باللہ سید نا سند نا مولانا سید جعفر برزنجی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اپنے رسالہ مبارکہ عِقدُ الجوھَرِ فی مَولِدِ النَّبیِّ الاَزھَرِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں فرماتے ہیں قَدِ استَحسَنَ القِیَامَ عِندَ ذِکرِ وِلَادَتِہِ الشَّرِیفَۃِ اَئِمَّۃٌ ذُوْ رِوَایَۃٍ وَرُوِیَۃٍ فَطُوبٰی لِمَن کَانَ تَعظِیمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَایَۃَ مَرَامِہٖ وَمَرمَاہُ یعنی بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر ولادت مقدسہ کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحب روایت و درایت تھے تو شادمانی اس کے لئے جس کی نہایت مراد و غایت مقصود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعظیم ہو۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

Scanned with CamScanner

ء۱۳ جوابات سابقہ میں ہم بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بتا چکے کہ مجمعوں جلسوں مجلسوں محفلوں میں حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا میلاد اقدس نہایت تعظیم واحترام وتبجیل واکرام وشوق واہتمام کے ساتھ حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام برابر سناتے رہے۔ حضرات صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سناتے رہے حضرات تابعین وائمہ دین وتبع تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سناتے رہے حتیٰ کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ[1]

یعنی اور اے محبوب یاد کرو جب اللہ نے تمام نبیوں سے عہد لیا کہ ضرور میں تم کو کتاب وحکمت عطا فرماؤں گا پھر تمہارے پاس ایک عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہارے ساتھ کی چیزوں کی تصدیق فرمانے والا ہوگا تم ضرور ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کروگے اللہ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس بلند وعظیم الشان عہد پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے عرض کی ہم سب نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو تم سب گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے

عہ سورۂ آل عمران آیت ۸۲

Scanned with CamScanner

ہوں توجوکوئی اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بے حکم ہیں کلام عرب میں ثم تراخی کیلئے آتا ہے اس میں اشارہ فرمادیا کہ وہ رسول تم سب کے بعد آئے گا آخرالانبیاء ہوگا۔ رَسُوْلٌ میں تنوین تفخیم فرماکر اس طرف اشارہ فرمادیا کہ وہ رسول واجب التعظیم ہوگا اس کی تعظیم وتوقیر ضروری ولازم ہوگی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی طرح تمام ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام بھی ہر ایک قسم کے گناہ سے معصوم ہیں پھر بھی اللہ وحدہ لاشریک لہ نے اپنی توحید کی عظمت ظاہر فرمانے کیلئے ارشاد فرمایا وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ[1] یعنی اور ان فرشتوں میں سے جوکوئی کہے کہ میں معبود ہوں اللہ کے سواتو اس کو ہم بدلہ دیں گے جہنم۔ ایسے ہی ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو یعنی اگرچہ کوئی فرشتہ میری نافرمانی نہیں کرسکتا لیکن میری توحید کی وہ عظمت ہے کہ اگر کوئی شخص فرشتہ ہوتے ہوئے بھی بالفرض محال میری توحید کے خلاف خدائی کا دعویٰ کرے تو وہ بھی جہنم میں ڈال دیا جائے اسی طرح اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی رسالت کی جلالت بیان فرمانے کیلئے ارشاد فرمایا کہ اس عہد وپیمان کے بعد جوکوئی رسول جوکوئی نبی پھر جائے تو وہ بھی فاسق ہوجائے گا یعنی اگرچہ کوئی نبی کوئی رسول میری نافرمانی نہیں کرسکتا لیکن میرے محبوب کی رسالت وہ جلیل الشان ہے کہ اگر کوئی شخص نبی ورسول ہوتے ہوئے بھی بالفرض محال میرے محبوب کی رسالت پر ایمان نہ لائے اس کا زمانہ پاک پاکر بھی ضرورت کے وقت اس کی مدد نہ کرے تو وہ بھی بے حکم بن جائے۔ بتادیا کہ فرشتہ ونبی بھی اگر

---

[1] سورۃ الانبیاء علیہم السلام آیت ۲۹

بفرض محال توحید خدا اور رسالت مصطفےٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف بغاوت کرے تو نہ اس کی مَلَکیت سلامت رہے نہ اس کی رسالت وہ جہنمی اور بے حکم ہو جائے پھر کسی مولوی کی مولویت کسی پیر کی مشیخت کیا فرشتے کی مَلَکیت اور نبی کی نبوت سے بھی بڑھ سکتی ہے کہ کوئی مولوی کوئی پیر اگر اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کو عیب لگائے اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان گھٹائے دشنامیں سنائے پھر بھی اس کی مولویت اس کی پیری میں فرق نہ آئے نہ اس کے ایمان واسلام میں کچھ خلل پڑنے پائے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم محفل میلاد شریف اسی کا نام ہے کہ لوگوں کو جمع کر کے ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ ومناصب جمیلہ اور ولادت مقدسہ کا ذکر پاک سنایا جائے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا شوق دلایا جائے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نافرمانی سے بچایا جائے۔ اللہ عزوجل نے بھی تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی اَرْوَاح مقدسہ کو بزم میثاق میں اکٹھا فرما کر ان کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے واجب التعظیم اور نبی الانبیاء سید المرسلین وآخر النبیین ہونے کا ذکر سنایا ان سے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایمان لانے اور اپنے حبیب علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مدد کرنے کا اقرار لیا اور اس عہد مبارک سے پھر جانے کے وبال عظیم سے ان کو آگاہ فرمایا اور ثُمَّ جَاءَكُمْ فرما کر کہ وہ تم سب کے بعد پیدا ہوگا ان کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا میلاد اقدس یعنی ذکر پیدائش مقدس بھی سنایا

تو آیت مبارکہ نے صاف روشن فرما دیا کہ سب سے پہلی بزم میلاد مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام والثناء عالم ارواح میں منعقد ہوئی تھی جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا میلاد پاک سننے والے حضرات انبیائے کرام ومرسلین تھے علیہم الصلاۃ والسلام اور اس میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا میلاد شریف سنانے والا خود اللہ تبارک وتعالیٰ تھا اِذْ کا لفظ فرما کر اس طرف اشارہ ہوگیا کہ اس جلسۂ میلاد اقدس میں تعین بزم بھی تھی اَلنَّبِیّٖنَ جمع مذکر سالم پر لام استغراق فرمانے سے اس طرف اشارہ ہوگیا کہ اس بزم میلاد مقدس میں تداعی بھی تھی کہ سب نبیوں کو بلایا گیا تھا اجتماع بھی تھا کہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اس بزم مقدس میں جمع تھے۔ کھڑا ہونا بیٹھنا لیٹنا یہ سب جسم کی شانیں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جسم وجسمانیت سے پاک ومنزہ ہے مگر رسولٌ میں تنوین تفخیم فرما کر اشارہ فرما دیا گیا کہ اس رسول کی توقیر وتعظیم واجب وضروری ہے تو قیام تعظیمی بھی اس میں داخل ہے (سوا اس مخصوص طریقۂ تعظیم کے جس کی ممانعت شریعت نے فرما دی ہو) اللہ تعالیٰ بھی کھانے پینے سے وُجُوبًا پاک ومنزہ ہے اور ارواح کی شان بھی کھانا پینا نہیں مگر اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ[1] سے اس طرف اشارہ ہوگیا کہ اس روحانی بزم مقدس میں نبوت ورسالت وکتاب وحکمت کے حصّے تقسیم ہوئے تھے وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہٖ وآلہ الصلاۃ والسلام۔ ہمارے اس بیان سے روشن ہوگیا کہ ذکر میلاد محمدی علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کا سب سے پہلا سنانے والا خود اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور اس کے سب سے پہلے سننے والے حضرات انبیاء

---

[1] سورۃ آل عمران آیت ۸۱

Scanned with CamScanner

ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام ہیں جبکہ کسی تاریخ کسی سن کسی مہینے کی ایجاد بھی نہ ہوئی تھی پھر اس کی تاریخ ایجاد کیونکر بتائی جاسکتی ہے وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدو نجدیوں کا یہ دروغ صریح و کذب قبیح ہے کہ اس مجلس میلاد اقدس کا موجد اول حضرت سلطان عادل عالم عاقل جوّاد باذل صوفی کامل مظفر الدین ابو سعید شاہ اربل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتاتے ہیں اور محفل میلاد مبارک کو حضرت سلطان اربل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد کی ہوئی بدعت ٹھہراتے ہیں مسلمانان اہلسنت خبردار ہوشیار رہیں ان خبثاء وملاعنہ کے دھوکے سے بچیں خوب یاد رکھیں کہ حضرت سلطان اربل مظفر الدین ابو سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ کے سر پر صرف اسی بات کا سہرا ہے کہ مجلس میلاد مقدس آج کل مسلمانان اہلسنت میں جن امور خیر پر مستعمل ہوتی ہے جن مستحب و مستحسن ہونے کا روشن و قاہر ثبوت قرآن عظیم ہی کی مبارک آیتوں سے ہم پیش کر چکے ہیں ان سب کو ایک ہی بزم میں اکٹھا فرمانا اور ہر سال ماہ مبارک ربیع الاول شریف میں بارہویں تاریخ کو التزام و اہتمام کے ساتھ بلا ناغہ اس مجلس مبارک کو منعقد کرنا اور اس بزم مقدس کا نام مجلس میلاد شریف رکھنا شاہان اسلام میں سب سے پہلے ان ہی نے شروع کیا ان سے پہلے اس کا یہ نام نہ تھا ہر سال ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہی میں اس کے منعقد کرنے کا التزام نہ محفل شریف میں جن امور خیر کو بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہم قران حکیم ہی کے ارشادات قاہرہ سے ثابت کر چکے اُن سب کو ایک ہی مجلس میں اکٹھا کر دینے کا اہتمام نہ تھا ورنہ ہم بیان کر چکے کہ ذکر میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک مبارک محفلیں

Scanned with CamScanner

ان سے پہلے بھی ہر زمانے ہر قرن میں برابر ہوا کرتی تھیں وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ و
آلہ الصلاۃ والسلام یہاں اور بھی مباحث ہیں مگر ہم بخیال اختصار اس وقت
اسی قدر پر اختصار کرتے ہیں واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم ۔۱۴ ظاہر ہے کہ ہر ماہ کی نوچندی جمعرات یا ربیع الاول شریف
کی بارہویں یا ربیع الآخر شریف کی گیارہویں یا رجب مرجب کی چھٹی بائیسویں
ستائیسویں یا شعبان معظم کی چودھویں یا شوال کی پہلی یا محرم کی دسویں یا کسی
اور متبرک تاریخ کو مختلف برتنوں میں کھانا یا شیرینی گلاس میں پانی رکھنا چراغی
کے پیسے یا چالیسویں اور برسی کے فاتحے میں کپڑوں اور جوتوں کے نئے جوڑے
بھی رکھ دینا قرآن عظیم کی یا اس میں سے چند مبارک آیتوں کچھ مقدس سورتوں
کی تلاوت کرنا درود شریف پڑھنا ایصال ثواب ہی کیلئے ہے پان رکھنا
بھی فاتحہ پڑھنے والے کی تواضع و مدارات ہے چراغ روشن کرنا تعظیم تلاوت
ہے لوبان اگربتی سلگانا خوشبودار پھول رکھنا قرآن عظیم اور ان فرشتوں کی
جو تلاوت قرآن پاک کے وقت حاضر ہوتے ہیں توقیر و تعظیم ہے۔ ایصال
ثواب کی دعا میں ہاتھ اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے جس کھانے شیرینی کا
ثواب محبوبان خدا علی سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کی ارواح طیبہ کو نذر کیا
جائے اس کو تبرک سمجھ کر اپنے مسلمان اقرباء واحباب فقراء واغنیاء اور اپنے
اہل وعیال کو کھلانا خود بھی کھانا جائز و درست ہے اصل اس نذر و نیاز
کی یعنی مالی و بدنی عبادتوں کا ثواب پہنچانا یہ تو حدیث شریف سے ثابت
ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کریمہ ہے۔ خود
امام الطائفہ اسمعیل دہلوی اپنی صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی پریس دہلی کے ص ۵۵

پر لکھا ہے۔ "حضرت رسالت پناہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) سعد بن معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) را بعدِ التماس ایشاں کہ مادرم ناگاہ فوت شدہ ویارائے گفتن نیافت اگر می یافت وصیت میکرد پس برائے وے اگر چیزے بکنم نفع بوے خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن وبگو کہ ایں برائے مادر سعد ست یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے اس عرض کرنے کے بعد کہ میری والدہ اچانک انتقال کر گئیں اور کچھ کہہ نہ سکیں اگر بول سکتیں تو کچھ وصیت کرتیں ان کے لئے اگر میں کچھ کام کر دوں تو ان کو نفع پہنچے گا فرمایا کہ کنواں کھود و اور کہو کہ یہ کنواں میری ماں کیلئے ہے سُنّی مسلمان بھائی ملاحظہ فرمائیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنواں تیار کراتے ہیں وہاں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اے میرے رب اس تلاوت قرآن کا اس درود شریف کا اس مٹھائی کا اس کھانے کا اس پانی کا ثواب اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے طفیل فلاں ولی فلاں بزرگ فلاں مسلمان کی روح کو پہنچا۔ پھر اصل ایصال ثواب کے سنت ہونے میں کیا شبہ رہ گیا ہم نے کتب حدیث شریف سے حدیث شریف کی اصل عبارت مبارکہ پیش کرنے کے بدلے خود امام الطائفہ کی صراط مستقیم سے اس کا فارسی ترجمہ پیش کر دیا ہے تاکہ کسی وہابی دیوبندی غیر مقلد کو اس پر لب کشائی کا موقع نہ ملے اور یہی بابائے نجدیہ اسی صراط مستقیم کے صفحہ ۶۴ پر لکھتا ہے۔ "نہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام فاتحہ خوانی خوب نیست چہ ایں معنیٰ بہتر وافضل

غرض آن ست کہ مقید برسم نباید شد بے تعیین تاریخ و روز و جنس و قسم طعام ہر وقت و ہر قدر کہ موجب اجر جزیل بود بعمل آرد و ہر گاہ ایصال ثواب بہ میت منظور دارد موقوف بر طعام نگزارد اگر میسر باشد بہتر است ورا لا صرف ثواب فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہاست یعنی یہ نہ سمجھیں کہ مردوں کو کھانے اور فاتحہ خوانی کے ساتھ نفع پہنچانا اچھا نہیں کیوں کہ یہ بات تو بہت اچھی اور افضل ہے۔ غرض صرف یہ ہے کہ رسم کے ساتھ مقید نہیں رہنا چاہئے بغیر اس کے کہ تاریخ اور دن اور کھانے کی جنس اور قسم معین ہو جس وقت اور جس قدر بہت زائد ثواب کا باعث ہو عمل میں لائے اور جب کبھی مردوں کو ثواب پہنچانا منظور ہو کھلانے پر موقوف نہ رکھے اگر ہو سکے تو بہت اچھا ہے اور اگر نہ ہو سکے تو سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص کا ثواب جملہ ثوابوں میں بہتر ہے۔ اور یہی امام الطائفہ اسی صراط مستقیم کے ص۵۵ پر لکھا ہے ہر عبادتے کہ از مسلمان ادا شود و ثواب آں بروح کسے از گزشتگاں برساند و طریق رسانیدن آں دعائے خیر بجناب الٰہی ست پس ایں خود البتہ بہتر و مستحسن ست و اگر آں کس کہ ثواب بروحش میرساند از اہل حقوق اوست پس بہ مقدار حق وے خوبی رسانیدن ایں ثواب زیادہ تر خواہد شد۔ پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست یعنی مسلمان سے جو کوئی عبادت بھی ادا ہو گی اور اس کا ثواب دنیا سے تشریف لے جانے والے حضرات میں سے کسی کو بھی پہنچائے گا (اور اس کے پہنچانے کا طریقہ بارگاہ الٰہی میں دعائے خیر کرنا ہے) تو بیشک یہ بات بہت اچھی اور مستحسن ہے اور اگر جس کی روح کو ثواب پہنچا رہا ہے وہ ثواب پہنچانے

والے کے حقداروں میں سے ہے تو جتنا اس کا حق ہے اتنی ہی اس ثواب پہنچانے کی بہتری زیادہ ہو جائے گی۔ تو جو امور رائج ہیں فاتحے اور بزرگوں کے عرس اور دنیا سے سفر کر جانے والوں کی نذر و نیاز ان کی اتنی بات کے اچھے ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور یہی ابوالوہابیہ اپنی صراط مستقیم کے ص ۱۱۱ پر لکھتا ہے اول طالب را باید کہ باوضو دو زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام اکابرین طریق یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک بہ توسط ایں بزرگاں نماید و بہ نیاز تمام وزاری بسیار از بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر دو ضربی شروع نماید۔ یعنی پہلے طالب کو چاہئیے کہ باوضو دو زانو نماز کی طرح بیٹھے اور سلسلۂ چشتیہ کے اکابر مثلاً حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام فاتحہ پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی جناب میں ان بزرگوں کے وسیلے سے التجا اور پوری نیازمندی اور زیادہ سے زیادہ گریہ وزاری کے ساتھ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی دعا کرے اور ذکر دو ضربی شروع کرے

اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ سوالات عشرۂ محرم کے نویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرات امامین نمایند و برآں فاتحہ و قل و درود خوانند تبرک می شود خوردن آں بسیار خوب ست یعنی وہ کھانا جس کا ثواب حضرات امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمات میں نذر کرتے ہیں اور اس پر فاتحہ و قل و درود شریف پڑھتے ہیں تبرک ہو جاتا ہے اس کا کھانا بہت اچھا ہے اور

Scanned with CamScanner

ان کے والد بزرگوار جناب شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں فرماتے ہیں پس دہ مرتبہ درود خوانده ختم تمام کنند و بر قدرے شیرینی بر حضرات خواجگان چشت عموماً بخوانند و از خدائے تعالیٰ سوال نمایند یعنی پھر دس بار درود شریف پڑھ کر ختم تمام کریں اور تھوڑی شیرینی پر حضرات خواجگان چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام فاتحہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کریں اور زبدۃ النصائح صد ۱۳۲ پر یہی بزرگوار جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں اگر ملیدہ و شیر برنج بنا بر فاتحۂ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پزند و بخورند مضائقہ نیست وطعام نذر اللہ اغنیاء را خوردن حلال نیست و اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیاء را ہم خوردن جائز است یعنی اگر کسی بزرگ کے فاتحہ کی بنا پر ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے ارادے سے ملیدہ اور کھیر پکائیں اور کھائیں تو کچھ حرج نہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی نذر کا کھانا مالداروں (یعنی ان لوگوں کو جو زکوٰۃ کے مستحق نہیں) کھانا حلال نہیں اور اگر کسی بزرگ کے نام فاتحہ دیا گیا تو ان کو بھی کھانا جائز ہے۔ انبیٹھی و گنگوہی کی براہین قاطعہ پر حضرت مولنٰا عبد السمیع صاحب رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انوار ساطعہ چڑھا ہوا ہے اسی کے صفحہ ۷۹ و صفحہ ۸۰ سے ہم نے یہ پچھلی تینوں عبارتیں نقل کی ہیں عبارت جواب سوالاتِ عشرہ پر تو انبیٹھی و گنگوہی نے یہ بکواس کی کہ شاہ عبد العزیز کی طرف سے ہونے میں کلام ہے حالانکہ یہ جوابات ان کے فتاویٰ عزیزیہ میں موجود ہیں یوں تو ہر بے دین کو اختیار ہے کہ جس مسلم بزرگ کی کتاب

میں اپنی بیدینی کا رَدّ و ابطال دیکھے فوراً کہدے کہ اس کتاب کے ان بزرگ کی تصنیف ہونے میں کلام ہے اس بکواس کا ثبوت دینے کی نہ انبیٹھی و گنگوہی کو کچھ ضرورت تھی نہ اس بیدین کو ہوگی۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ دوسری بکواس یہ کی کہ نیاز امامین بھی صدقہ ہے کس طرح تبرک بن گیا بلکہ سب صدقات کو اوساخ الناس حدیث میں فرمایا ہے کہ بنی ہاشم کو منع ہوئے حالانکہ حدیث شریف و فقہ منیف کا خادم خوب جانتا ہے کہ صرف صدقات واجبہ ہی کو بنی ہاشم کیلئے منع فرمایا گیا ہے۔ صدقات نافلہ ہرگز انسانوں کا میل نہیں اور صدقات نافلہ بنی ہاشم کیلئے ہرگز ہرگز منع نہیں لیکن جو لوگ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً[1] کے مصداق ہوگئے ان کے اندھے پن کا کیا علاج فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰہِ[2] وَالعیاذُ باللّٰہِ تعالیٰ تیسری بکواس یہ کی کہ اور جو قرآن پڑھے جانے کی وجہ سے تبرک ہوا ہے تو چاہے کہ جس گھر میں کوئی قرآن پڑھے سارے گھر کا طعام تبرک ہو جایا کرے اب ان استاد و شاگرد پیر و مرید اَعْمٰی وَ مُتَعَامِی دونوں سے کون کہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کب اور کہاں فرمایا ہے کہ صرف قرآن پڑھے جانے سے کھانا تبرک ہو جاتا ہے بلکہ وہ تو یہ فرماتے ہیں اور صاف صاف فرماتے ہیں کہ جس کھانے پر قرآن عظیم و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے محبوبان کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کی نذر کردے گا تو بیشک اس کے گھر بھر کا وہ سب کھانا تبرک ہو جائے گا مگر بات یہی ہے کہ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ

---

[1] سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳ [2] سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳

الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝ والعیاذ باللہ رب العلمین لیکن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی دونوں عبارتوں کے متعلق صرف اتنی ہی بکواس کر کے اعمٰی ومتعامی دونوں چنپت ہو گئے کہ خوب معلوم ہو گیا کہ فاتحہ دادن کے معنیٰ ایصال ثواب کے ہوتے ہیں مجاز متعارف کے طور پر یا عرف عام کی وضع پر اب کون کہے کہ او گنگوہی وانبیٹھی کے بند وادلوں کے اندھو! اس بکواس سے کیا فائدہ تم کو پہنچا اور مسلمانان اہلسنت کا کیا بگڑا جملہ فاتحہ دینے والے مسلمانان اہلسنت جو کھانے میوے شربت چائے مٹھائی وغیرہ پر سورۂ فاتحہ وسورۂ کافرون وسورۂ فلق وسورۂ ناس اور درود شریف اوّل وآخر پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر کسی بزرگ کا یا کسی مسلمان کا فاتحہ دیتے ہیں ان کا مقصد بھی تو صرف یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کا ثواب اس کو پہنچا دے مگر اس براھین قاطعہ انبیٹھی وگنگوہی کے صفحہ ۸۲ پر انوار ساطعہ میں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی ایک اور عبارت زبدۃ النصائح مطبوعہ ۱۲۶۷ھ کے صفحہ ۴۲ سے منقول ہے عبدالحکیم پنجابی کے اس اعتراض کے جواب میں کہ تم نے عرس کو فرض سمجھ رکھا ہے کہ پابندی والتزام کے ساتھ ہر سال اسی تاریخ معین پر کیا کرتے ہو فرماتے ہیں ایں طعن مبنی ست برجہل احوال مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ مقررہ را ہیچ کس فرض نمی داند آرے زیارت وتبرک بقبور صالحین وامداد ایشاں باہدائے ثواب تلاوت قرآن ودعائے خیر وتقسیم طعام وشیرینی امر مستحسن وخوب است باجماع علماء وتعیین روز عرس برائے آن ست کہ آں روز مذکر انتقال ایشاں می باشد از دار العمل بدار الثوب یعنی اس اعتراض کی بنا اس بات پر ہے کہ

لہ سورۃ الحج آیت ۴۶

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی جو ہر سال معین تاریخوں پر اپنے باپ دادا پر دادا کا عرس کرتے ہیں ان کے حالات سے یہ اعتراض کرنے والا عبدالحکیم پنجابی جاہل ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ نے جو فرائض مقرر فرما دیئے ہیں ان کے سوا کسی اور چیز کو کوئی شخص فرض نہیں جانتا ہے۔ ہاں بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا اور تلاوت قرآن پاک و دعائے خیر اور کھانے شیرینی تقسیم کرکے ان سب چیزوں کا ثواب ان کی خدمات میں ہدیہ کرکے ان کی مدد کرنا علمائے کرام کے اجماع سے اچھا اور بہتر ہے اور عرس کے دن کا تعین اس لئے ہے کہ وہ دن اس بات کو یاد دلانے والا ہے کہ وہ اسی روز دار العمل یعنی دنیا سے دار الثواب یعنی آخرت کو تشریف لے گئے۔ اس عبارت کے بعد شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے عرس کی اصلیت کو تفسیر در منثور و تفسیر کبیر سے اس حدیث شریف کو لکھ کر ثابت فرمایا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم انہ کان یاتی قبور الشھداء علی رأس کل حول وکان یقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر سال کے سرے پر شہیدوں کے مزاروں پر تشریف لایا کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے کہ تم پر سلامتی ہو اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا تو اچھا ہے پچھلا گھر اور چاروں خلفائے راشدین ابوبکر صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم و عثمان غنی ذوالنورین و مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اعمی واعمہا نے اس پر یہ بکواس کی کہ شاہ صاحب نے الزاماً یہ روایت نقل

کردی ہے ورنہ ہرگز قابل احتجاج کے نہیں اَعْمَیْن کے نزدیک قابل احتجاج نہ ہونے کا کیا اعتبار ان کے نزدیک تو خدا ہی معاذاللہ جھوٹا ہے تو خود کلام خداوندی بھی ان کے دھرم میں کب قابل احتجاج رہ گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر ان کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے دادا پیر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے تو اس حدیث شریف کو قابل احتجاج مان کر اس سے معترض پر الزام قائم فرمادیا۔ حدیث شریف لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا مطلب تو یہ ہے کہ جاہلیت کی عیدوں کی طرح میرے مزار اقدس پر حاضر ہوکر لہو ولعب کھیل تماشے کے جلسے نہ کیا کرو بلکہ میرے مزار اقدس کی زیارت کو ثواب اور عبادت الٰہی اور ذریعۂ نجات اور سبب شفاعت تصور کرکے حاضری دیا کرو پھر یہ حدیث صحیحین اس حدیث کے مزاحم ومخالف کیونکر ہوسکتی ہے اور اس سے مزارات اولیاء پر ان کے وصال کے دن مسلمانان اہلسنت کا جمع ہوکر ان کی زیارت کرنا ان سے برکت حاصل کرنا وہاں تلاوت قرآن عظیم و درود خوانی و ذکر خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جلسے کرنا ان سب چیزوں کا اور کھانے شیرینی شربت کا ان کی ارواح مبارکہ کو ثواب پہنچا کر کھانا تقسیم کرنا کیونکر حرام وناجائز ہوسکتا ہے وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ الصلاۃ والسلام اور یہی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازیں قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازاں فراہم می آیند و درود می خوانند بعد ازاں کہ فقیر می آمد می نشستند

و ذکر فضائل حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ در حدیث شریف وارد شدہ در
بیان می آید و آنچہ در احادیث اخبار شہادت ایں بزرگاں وارد شدہ نیز
بیان کردہ می شود بعد ازاں ختم قرآن و پنج آیت خواندہ برما حضر فاتحہ نمود
ہ می آید پس اگر ایں چیزہا نزد فقیر جائز نمی بود اقدام برآں اصلاً نمی کرد باقی
ماند مجلس مولود شریف پس حالش ایں ست کہ تاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول
ہمیں کہ مردم موافق معمول سابق فراہم شدند و در خواندن درود شریف
مشغول گشتند و فقیر می آید و اولاً بعضے از احادیث و فضائل آں حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مذکور می شود بعد ازاں ذکر ولادت باسعادت
و نبذے از احوال رضاع و حلیہ شریف و بعضے آثار کہ دریں اوان بظہور
آمد بمعرض بیان می آید پس برما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آں
بحاضرین می شود۔ یعنی تمام سال میں فقیر کے گھر یہ دو مجلسیں منعقد ہوتی
ہیں پہلی محفل جبکہ عاشورے کے دن یا اس سے دو ایک روز پہلے چار پانچ
سو بلکہ ہزار اور اس سے بھی زیادہ جمع ہو جاتے ہیں اور درود شریف پڑھتے
رہتے ہیں اس کے بعد جب فقیر آتا ہے اور بیٹھتا ہے اور حضرت سیدنا امام
حسن و حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل جو حدیث
شریف میں وارد ہوئے ہیں بیان ہوتے ہیں اور ان دونوں حضرات
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے واقعات بھی جو حدیثوں میں آئے ہیں
بیان کئے جاتے ہیں اس کے بعد قرآن عظیم ختم کر کے پنج آیت پڑھ کر جو کچھ حاضر ہوتا
ہے اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے تو اگر یہ باتیں فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں
فقیر ان کے کرنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا۔ باقی رہی محفل میلاد شریف تو اس

Scanned with CamScanner

اس کا بیان یہ ہے ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ جیسے ہی کہ لوگ معمول قدیم کے
مطابق اکٹھا ہوئے اور درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گئے کہ فقیر آجاتا ہے
پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کچھ ارشادات وفضائل بیان
کیئے جاتے ہیں اس کے بعد ولادت مقدسہ کا بیان ہوتا ہے اور سرکار دو عالم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ شیر خواری کے کچھ حالات اور حلیۂ اقدس
اور کچھ واقعات جو اس وقت ظاہر ہوئے بیان ہوتے ہیں پھر جو کچھ موجود ہوتا
ہے کھانا یا شیرینی اس پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ براہین قاطعہ
میں گنگوہی وانبیٹھی سے اس کے جواب میں جھوٹ موٹ کی بھی کچھ بکواس
نہ ہو سکی لیکن فتویٰ گنگوہیہ مبوّب حصّہ اول مطبوعہ جید برقی پریس بلّی
ماران دہلی کے صفحہ ۹۲ پر ہے۔ **سوال**: مولود شریف اور عرس کہ جس میں
کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود
اور عرس کرتے تھے یا نہیں۔ **الجواب** عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر
غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام اور تداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانے میں درست
نہیں وعلیٰ ہٰذا عرس کا جواب ہے بہت اشیاء کہ اول مباح تھیں پھر کسی وقت میں
منع ہو گئیں مجلس عرس و مولود بھی ایسا ہی ہے فقط رشید احمد گنگوہی عفی عنہ اس
خبیث و ملعون فتوے میں گنگوہی نے صاف صاف بک دیا کہ حضرت شاہ
عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہر سال عرس بھی کیا کرتے تھے
مجلس ذکر شہادت بھی منعقد کیا کرتے تھے محفل میلاد شریف بھی منعقد کیا
کرتے تھے ان جلسوں میں تداعی بھی ہوتی تھی یعنی لوگوں کو اعلان کر کے بلایا بھی

Scanned with CamScanner

جاتا تھا اہتمام بھی ہوتا تھا اجتماع بھی ہوتا تھا تاریخیں بھی معین ہوا کرتی تھیں قرآن شریف کا ختم بھی ہوتا تھا پنج آیت شریف بھی پڑھی جاتی تھی کھانے شیرینی پر فاتحہ بھی پڑھا جاتا تھا حاضرین کو تبرک بانٹا بھی جاتا تھا مگر ان کے زمانے میں یہ سب باتیں جائز و مباح و درست تھیں لیکن اب گنگوہی کے زمانے میں ناجائز نادرست اور حرام ہوگئیں یعنی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے تک تو شریعت مطہرہ محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیہ کے حکم سے عرس و مجلس ذکر شہادت و محفل میلاد شریف یہ سب باتیں جائز تھیں لیکن اب گنگوہی کے زمانے میں یا تو شریعت اسلامیہ کے احکام بدل گئے یا زمانے کے حالات بدل گئے یا معاذ اللہ شریعت اسلامیہ منسوخ ہوکر گنگوہی پر نئی شریعت نازل ہوگئی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ حالات تو بدلے نہیں اس لئے کہ براھین قاطعہ میں گنگوہی وانبیٹھی نے تقیّد و تاکّد ہی کو علت ناجوازی ٹھہرایا ہے اور عبارات مذکورۂ بالا میں تقیّد بھی ہے تاکّد بھی ہے کیونکہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان تینوں کاموں کا التزام و اہتمام و تداعی کے ساتھ ہر سال بلاناغہ معین تاریخوں پر کیا کرتے تھے انھیں باتوں کا نام گنگوہی وانبیٹھی نے تقیّد اور تاکّد رکھا ہے تو اب دو ہی احتمال رہ گئے کہ شریعت اسلامیہ کے احکام بدل گئے یا گنگوہی پر نئی شریعت نے نازل ہوکر شریعت اسلامیہ کے احکام کو منسوخ کردیا۔ والعیاذ والعیاذ باللہ رب العلین اگرچہ اس ناپاک فتوے میں گنگوہی اپنے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کے دادا پیر صاحب کو حرام و ناجائز و نادرست افعال کے ارتکاب سے بچانے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن اسی امام الطائفہ نے تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۸ تک بہت

Scanned with CamScanner

سی باتوں کو گناہ کر ان کا حکم صفحہ ۸۸ پر یہ لکھا ہے جو شخص اس کی برائی دریافت کر کے ناخوش اور خفا ہو اور ان کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لینا چاہیئے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں ظاہر ہے کہ اسلام و کفر کے درمیان واسطہ نہیں جو شخص کافر نہیں وہ مسلمان ہے اور جو شخص مسلمان نہیں وہ کافر ہے اور انھیں چیزوں میں محرم کی محفلیں کرنا ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا عرس مردوں کے کرنا بھی گناہ دیا شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی تحریروں سے ظاہر ہے کہ ان تینوں چیزوں کی برائی معلوم کر کے ناخوش اور خفا بھی ہوتے اور ان کاموں کا ترک کرنا ان کو برا بھی لگا جبھی تو عبد الحکیم پنجابی کا رد فرمایا اور صاف فرما دیا اگر ایں چیزہا نزد فقیر جائز نمی بود اقدام براں صلا نمی کرد معترضوں نے ان امور کو ناجائز کہا تھا ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ باتیں فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں تو فقیر ان کو کرنے کی جرأت ہرگز نہ کرتا تو تذکیر الاخوانی دھرم پر شاہ صاحب علیہ الرحمہ معاذ اللہ تین وجہ سے کافر ہو گئے اور ان کو اپنا دادا پیر مان کر امام الطائفہ بھی کافر ہو گیا اور اپنا امام مان کر گنگوہی بھی کافر ہو گیا اور گنگوہی کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان مان کر سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین بھی کافر ہو گئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ[۱] والعیاذ باللہ ذی العزۃ والجلال ہم اوپر بیان کر چکے کہ اصل تذکرہ میلاد اقدس تو حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ مقدس سے چلا آتا ہے بلکہ ہر نبی ہر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اپنی مبارک محفلوں میں یہ تذکرہ مقدسہ کرتے رہے بلکہ سب سے پہلے یہ تذکرہ مبارکہ حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی ارواح مقدسہ کی

---

[۱] سورۃ الاحزاب آیت ۲۵

Scanned with CamScanner

محفلِ مقدس میں خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا لیکن بعض خصوصیات کے ساتھ چھٹی صدی ہجری کے آخر میں ملک عراق کے شہر موصل میں متقی دیندار صالح علامہ شیخ عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شروع کیا اور اسلامی بادشاہوں میں پہلے حضرت ملک عاقل بادشاہ عادل عالم عامل سلطان باذل صوفی کامل شاہ مظفر الدین ابوسعید فرماں روائے اربل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تخصیصات و تعینات کے ساتھ ۶۰۴ھ میں جاری کیا اس وقت عرب و مصر و شام و اندلس و روم وغیرہا ممالک اسلامیہ کے تمام حنفی شافعی مالکی حنبلی علماء کرام و فقہائے اعلام و مشائخ عظام و صوفیہ عالی مقام کا اس عمل خیر کے جواز و استحسان و استحباب پر اجماع منعقد ہو گیا۔ ۶۵۴ھ میں فاکہانی پیدا ہوا جس نے سب سے پہلے اس میلاد شریف کو حرام و ناجائز و بدعت سیئہ کہنے کی بدعت نکالی اس مسئلے میں اسی فاکہانی مغربی کی تقلید پر گنگوہی و انبیٹھی اور سارے کے سارے وہابیہ اپنی کھوپڑیات شریفہ منڈائے بیٹھے ہیں ظاہر ہے کہ زیادہ سے زیادہ پندرہ برس کے سن میں اس نے یہ خباثت ایجاد کی ہوگی تو اجماع منعقد ہو جانے کے کم از کم سینتیس سال کے بعد فاکہانی خارق اجماع ہوا اور اجماع کا منکر بحکم قرآن جہنمی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا[۱] یعنی اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ہے مگر اس قدر

---

[۱] سورۃ النساء آیت ۱۱۵

Scanned with CamScanner

تو گنگوہی کے اس پلید فتوے سے بھی ثابت ہو گیا کہ روز شیوع محفل میلاد مبارک
سے لے کر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کے زمانے تک اس محفل مبارک میں کوئی ناجائز بات نہ تھی شاہ صاحب
علیہ الرحمہ کے زمانے تک بھی یہ محفل مقدس شرعاً جائز تھی تو خود گنگوہی کے اقرار
سے بھی ثابت ہو گیا کہ گنگوہی وانبیٹھی کے مقتداؤں فاکہانی اور اس کے ہمنواؤں
نے محفل میلاد شریف کو جو حرام و ناجائز و بدعت سیئہ بکا ہے وہ سب ان کی
غلط اور جھوٹی بکواس ہے اور اپنے جی سے نئی شریعت گڑھنا اور اپنے نفس ناپاک
کی ناپاک خواہش سے حلال کو حرام کرانا اور وَسْوَسَۃُ الْخَنَّاس ہے وللہ الحمد و
علیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام یہی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مبارک کتاب تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ
کے صفحہ ۲۱۴ پر فرماتے ہیں حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال
پیران و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ
و درود و صدقات و نذر و منت بنام ایشاں رائج معمول گردید چنانچہ با جمیع
اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است یعنی حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
اور ان کی اولاد پاک کی پیروی اور مرشدوں کی طرح تمام امت پرستاری
کرتے ہیں اور تمام عالم میں جو کچھ ہو رہا ہے ان تمام امور تکوینیہ کو ان کے ساتھ
وابستہ جانتے ہیں اور ان کے نام پر فاتحہ و درود و صدقات و نذر و منت
کا رواج و عمل ہو گیا ہے جیسا کہ تمام اولیاء اللہ کے ساتھ یہی معاملہ۔ اب
مسلمانان اہلسنت ملاحظہ فرمائیں شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے کلام میں
کتنے تقویۃ الایمانی ڈبل شرک بھرے ہوئے ہیں۔ فاتحہ مروجہ ایک شرک

ان کے نام کی نذر و منت دوسرا شرک پیر پرستی امام پرستی علی پرستی تیسرا چوتھا پانچواں شرک۔ اس پرستاری و بندگی پر تمام امت مرحومہ کا اجماع چھٹا بھاری شرک فتح و شکست، تندرستی و بیماری، دولتمندی و تنگدستی جینا مرنا اولاد ہونا نہ ہونا مراد ملنا نہ ملنا بادشاہ ہو جانا فقیر بن جانا اور ان کے مثل احکام تکوینیہ کا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ائمہ اطہار و اولیاءے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ وابستہ ہونا ساتواں لاکھوں کروروں شرکوں کا مجموعہ اشد شرک اس سے وابستہ جاننے پر تمام امت مرحومہ کا اجماع ہونا آٹھواں سخت ترین شرک اب کاکوری — سنبھلی — دیوبندی — ندوی — گونڈوی — بہرائچی — غیاث پوری — پھول پوری — سمدھنی — بسکوہری — بیت النّاری — سمروہی — جھنڈانگری — شاہجہانپوری — بہرام گھاٹی — لاہرپوری — ٹانڈوی — بلرامپوری — نانپاروی — راندیری — ڈابھیلی — تاراپوری — گھمنڈوی — رسولوی — کٹکی — پران پوری — بھروہٹی — کوڑو بوڑھیاری وغیرہم سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین ایک سرے سے بول چلیں کہ تقویۃ الایمانی دھرم پر حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ معاذ اللہ لاکھوں کروروں ابوجہلوں کے برابر تنہا پکے کٹے مشرک و مشرک گر ہوئے یا نہیں۔ اور ان کا غلام ان کا شاگرد ان کے مرید کا مرید ان کا مداح ان کو امام و ولی چناں و چنیں ماننے والا امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی بھی کروروں ابوجہلوں کے برابر اکیلا پکا کٹا مشرک و مشرک گر ہوا یا نہیں اور اس کو اپنا امام و مقتدا مان کر تھانوی انبیٹھی گنگوہی نانوتوی کروروں ابوجہلوں کے برابر چاروں میں سے ہر ایک پکا کٹا مشرک و مشرک گر ہوا یا نہیں اور پھر ان پانچوں کو اپنا امام و

پیشوا مان کر کروڑوں ابوجہلوں کے برابر تم ساروں کے ساروں میں سے ہر ایک بھی پکا کٹا مشرک و مشرک گر کافر و کافر گر مرتد و مرتد گر ہوا یا نہیں۔ بولو! بولو!!! ارے جلد بولو!!! کیا تم میں سے کسی سے ممکن ہے اس کا جواب یا آج ہی سے یَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا[1] کا ظہور بے حجاب وللہ الحمد علیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔

تنبیہ نبیہ:۔ کوئی غیر مقلد یوں مکاری کر کے اس قاہر وار سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا سکتا کہ ہم تو شاہ صاحب کے مقلد نہیں پھر ہم کو اس سے کیا مطلب کہ انھوں نے کیا لکھا ہم تو صرف قرآن و حدیث کو مانتے ہیں۔ سنو سنو کان شریف کا میل نکلوا کر سنو جب تک تم تقویۃ الایمان جیسی ملعون کتاب کو حق جانتے ہو اسکے مصنف کو اپنا پیشوا مانتے ہو اس وقت تک اس لاجواب قاہر وار سے تمہارا پیچھا نہیں چھوٹ سکتا تمہیں بولنا پڑے گا کہ تمہارے ناپاک ملعون تقویۃ الایمانی دھرم پر شاہ صاحب علیہ الرحمہ کو ان کے اس کلام کے باوجود مسلمان مان کر تم سارے کے سارے تمام ملعونوں سے بڑھ کر کافر ہوئے یا نہیں وللہ الحجۃ القاھرۃ وللہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام اب تو معلوم ہو گیا کہ امور مذکورہ سوال ۱۴۱ کا جواز و استحباب و استحسان بقول شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ اجماع امت سے ثابت اور اجماع امت کا منکر بحکم قرآن عظیم جہنمی ہے لیکن وہابی ـــ دیوبندی ـــ غیر مقلد جمعیۃ العلمائی ـــ الیاسی ـــ مودودی ـــ امارت شرعی جب تک اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ سے توبہ صحیحہ شرعیہ کر کے سنی مسلمان نہ ہو جائے اسوقت تک وہ میلاد شریف کرے

[1] سورۃ العنکبوت آیت ۲۵

یا نہ کرے قیام تعظیمی دست بستہ بجا لائے یا اس سے محروم رہے صلاۃ وسلام پڑھے یا نہ پڑھے فاتحہ ونذر ونیاز کو جائز مانے یا نہ مانے فاتحہ ونذر ونیاز کا کھانا کھائے یا نہ کھائے ہر صورت ہر حال میں بحکم شریعت مطہرہ کافر ہے مرتد ہے ملحد ہے زندیق ہے اور معاذ اللہ بے توبہ مرگیا تو ہمیشہ کیلئے مستحق عذاب الحریق ہے بحکم شریعت مطہرہ سُنّی مسلمانوں پر ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول کھانا پینا بیاہ شادی رشتہ ناتہ حرام ان کی اقتدا میں نماز حرام بلکہ ان کے عقائد کفریہ پر اطلاع کے بعد ہو تو مبطل اسلام وہ راستے گلی میں مل جائیں تو ان کو سلام کرنا حرام وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے کیلئے جانا حرام وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر حاضر ہونا حرام ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ان کو چندہ دینا حرام ان کا ذبیحہ کھانا حرام ان کے جلسے میں جانا حرام ان کی تقریر سننا حرام عوام کو ان کی تحریر دیکھنا حرام ان کی موت و زندگی میں ان پر مرتدین کے جملہ احکام والعیاذ باللہ تعالیٰ یہ ہے ان ہر اسوالات کا مختصر اجمالی جواب:- وَهٰهُنَا اَبْحَاثٌ مَبْسُوْطَةٌ تَرَكْنَاهَا مَخَافَةَ الْاِطْنَابِ وَعِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ثُمَّ عِنْدَ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ بِالصَّوَابِ اس فتوی کا اِرْشَادُ اَھْلِ الرَّشَادِ اِلٰی بَابِ مَجَالِسِ الْمِیْلَادِ نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز وانجام والحمد للہ ذی الجلال والاکرام وافضل الصلاۃ والسلام علی حبیبہٖ سید الانام وعلی آلہ الکرام واصحابہ الاعلام وابنہ الغوث الاعظم الفقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں القادری البرکاتی الرضوی اللکنوی غفرلہ ولابویہ واھلہ واحبابہ ربہ العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خاں من بلدۃ پیلی بھیت - الھند۔

عسکری اکیڈمی کی زیرِ طبع مطبوعات

شمعِ منوّرہِ نجات	کھُرالمعبُود
مناظرۂ ھلدوانی	الانوار الغیبیہ

خواجہ تاشانِ رضویت وحشمتیت مالی تعاون سے کتابوں کی اشاعت میں حصّہ لیکر اپنے بزرگوں اور مرحومین کے نام ایصالِ ثواب کر کے سعادتِ دارین سے مالامال ہوں۔

حضور شیر بیشۂ اہلسنّت مظہر اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار

جامعۂ اہلسنّت دارالعلوم حشمت الرّضا

تعلیم وتربیت کا ایک عظیم منیارہ، مسلکِ اعلیحضرت کا نقیب دارالعلوم کی تعمیر میں اپنے گرانقدر تعاون سے اپنے محبوب ادارے کو ضرور یاد رکھیں!

جامعہ اہلسنّت دارالعلوم حشمت الرّضا

حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی ۲۶۲۰۰۱

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner